اَرْبَعِیْن

روایتِ حدیث میں اِسناد کی اَہمیت

الإِرْشَادُ فِي مَكَانَةِ الإِسْنَادِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَرْبَعِین

روایتِ حدیث میں اِسناد کی اَہمیت

الإِرْشَادُ فِي مَكَانَةِ الإِسْنَادِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد فاروق رانا

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: جون 2016ء

تعداد: 2,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المحتويات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ٧

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ١٣

١. مَعْنَى الْإِسْنَادِ وَمَكَانَتُهُ ١٥

﴿اِسناد کا معنی و مفہوم اور اہمیت و مرتبہ﴾

٢. كَوْنُ الْإِسْنَادِ مِنَ الدِّيْنِ ٢٨

﴿اِسناد کا دین میں سے ہونے کا بیان﴾

٣. اَلْإِسْنَادُ مِنْ خَصَائِصِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ٣٧

﴿اِسناد، اُمتِ محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے﴾

٤. لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ ٤٧

﴿رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثقہ راوی ہی روایت کرے﴾

٥. اَلْإِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَسُلَّمُ الْعَالِمِ ٥١

﴿اِسناد مومن کا ہتھیار اور عالم کی سیڑھی ہے﴾

٦. فَضۡلُ الۡإِسۡنَادِ الۡعَالِي ٥٧

﴿عالی سند کی فضیلت﴾

٧. اِسۡتِحۡبَابُ الإِخۡبَارِ عَنِ الشُّيُوۡخِ الَّذِيۡنَ أُخِذَ عَنۡهُمُ الۡعِلۡمُ ٦٤

﴿جن شیوخ سے علم حاصل کیا ہو، اُن کے حوالے سے آگے بیان کرنا مستحب ہے﴾

٨. اَلۡحَثُّ عَلٰى أَخۡذِ الۡعِلۡمِ مِنۡ أَهۡلِ السُّنَّةِ وَضَرُوۡرَةُ الإِسۡنَادِ فِي الۡأَخۡذِ مِنۡهُمۡ ٦٦

﴿صرف اَہلِ سنت شیوخِ علم سے اَخذِ علم کی تاکید اور ان سے اَخذِ علم کے لیے ضرورتِ اِسناد﴾

٩. اَلتَّحۡذِيرُ مِنۡ طَلَبِ الۡعِلۡمِ وَرِوَايَتِهٖ بِلَا إِسۡنَادٍ ٧٤

﴿بلا اِسناد علم حاصل کرنے اور روایت کرنے کا نقصان اور اُس کی ممانعت﴾

١٠. مَنۡعُ أَخۡذِ الۡعِلۡمِ عَنۡ غَيۡرِ أَهۡلِهٖ ٨٠

﴿نا اَہل شخص سے علم لینے کی ممانعت﴾

اَلۡمَصَادِر وَالۡمَرَاجِع ٩١

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ کَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ط تِلْکَ اَمَانِیُّهُمْ ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ○ (البقرة، ۲/ ۱۱۱)

اور (اہلِ کتاب) کہتے ہیں کہ جنت میں ہرگز کوئی بھی داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ وہ یہودی ہو یا نصرانی، یہ ان کی باطل امیدیں ہیں، آپ فرما دیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی (اس خواہش پر) سند لاؤ○

(۲) سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ج وَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ط وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ○

(آل عمران، ۳/ ۱۵۱)

ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ انہوں نے اس چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے جس کے لیے اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری، اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اور ظالموں کا (وہ) ٹھکانا بہت ہی برا ہے○

(۳) اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ج وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ج وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا○

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْکَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْکَ ط وَكَلَّمَ اللهُ مُوْسٰی تَكْلِيْمًاo (النساء، ٤/١٦٢-١٦٤)

(اے حبیب!) بے شک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل اور اسحاق و یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھیo اور (ہم نے کئی) ایسے رسول (بھیجے) ہیں جن کے حالات ہم (اس سے) پہلے آپ کو سنا چکے ہیں اور (کئی) ایسے رسول بھی (بھیجے) ہیں جن کے حالات ہم نے (ابھی تک) آپ کو نہیں سنائے اور اللہ نے موسٰی (علیہ السلام) سے (بلاواسطہ) گفتگو (بھی) فرمائیo

(٤) هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ط لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ م بَيِّنٍ ط فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللهِ كَذِبًاo

(الکهف، ١٨/١٥)

یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں، جنہوں نے اس کے سوا کئی معبود بنا لیے ہیں تو یہ ان (کے معبود ہونے) پر کوئی واضح سند کیوں نہیں لاتے؟ سو اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہےo

(٥) اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ط قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ج هٰذَا ذِكْرُ مَنْ

مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ط بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ○
(الأنبياء، ٢١/ ٢٤)

کیا ان (کافروں) نے اسے چھوڑ کر اور معبود بنا لیے ہیں؟ فرما دیجیے: اپنی دلیل لاؤ، یہ (قرآن) ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے، بلکہ ان میں سے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے اِس لیے وہ اِس سے روگردانی کیے ہوئے ہیں○

(٦) وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ○ (القصص، ٢٨/ ٧٥)

اور ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالیں گے پھر ہم (کفار سے) کہیں گے کہ تم اپنی دلیل لاؤ تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے اور ان سے وہ سب (باتیں) جاتی رہیں گی جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے○

(٧) قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ط اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○ (الأحقاف، ٤٦/ ٤)

آپ فرما دیں کہ مجھے بتاؤ تو کہ جن (بتوں) کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین میں کیا چیز تخلیق کی ہے یا (یہ دکھا دو کہ) آسمانوں (کی تخلیق) میں ان کی کوئی شراکت ہے۔ تم میرے پاس اس

(قرآن) سے پہلے کی کوئی کتاب یا (اگلوں کے) علم کا کوئی بقیّہ حصّہ (جو منقول چلا آ رہا ہو ثبوت کے طور پر) پیش کرو اگر تم سچے ہو٭

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

مَعْنَى الْإِسْنَادِ وَمَكَانَتُهُ

﴿اِسناد کا معنی و مفہوم اور اَہمیت و مرتبہ﴾

قَدْ تَرْجَمَ الإِمَامُ مُسْلِمٌ الْبَابَ فِي مُقَدَّمَةِ صَحِيْحِهٖ: ’بَابُ بَيَانِ أَنَّ الإِسْنَادَ مِنَ الدِّيْنِ، وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ‘.

نَعْلَمُ أَنَّ لِلْإِسْنَادِ مَكَانَةً وَأَهَمِّيَّةً فِي الْإِسْلَامِ، إِذِ الْأَصْلُ فِي ذٰلِكَ تَلَقِّي الْأُمَّةِ لِهٰذَا الدِّيْنِ عَنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ، وَهُمْ تَلَقَّوْهُ عَنْ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَهُوَ تَلَقّٰى عَنْ رَبِّ الْعِزَّةِ وَالْجَلَالِ بِوَاسِطَةٍ أَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ، كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ مِنْ أَقْسَامِ الْوَحْيِ. وَكَذٰلِكَ الْإِسْنَادُ وَسِيْلَةٌ لِتَمْيِيْزِ الْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ مِنَ الضَّعِيْفَةِ، مِمَّا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ أَحْكَامِ أَوْ تَعَالِيْمِ الدِّيْنِ.

وَلِذٰلِكَ مِنَ الْأَنْسَبِ أَنْ نَذْكُرَ مَعْنَى السَّنَدِ وَالإِسْنَادِ اللُّغَوِيِّ وَالاصْطِلَاحِيِّ وَتَعْرِيْفَهُمَا، قَبْلَ أَنْ نَذْكُرَ الْجَوَانِبَ الْمُخْتَلِفَةَ لِفَضِيْلَةِ الإِسْنَادِ وَأَهَمِّيَّتِهٖ، لِتَتَبَيَّنَ أَهَمِّيَّةُ الإِسْنَادِ وَأَخْذِ

الْعِلْمِ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَالْعُلَمَاءِ الْكَامِلِيْنَ.

اِسناد کی اَہمیت کے حوالے سے امام مسلم نے اپنی ’صحیح‘ کے مقدمہ میں یہ ترجمۃ الباب قائم کیا ہے: ’اِسناد کا دین میں سے ہونے اور روایت کا صرف ثقہ راویوں سے لینے کا بیان‘۔

ہم جانتے ہیں کہ اسلام میں اِسناد کو ایک خاص اَہمیت اور مقام و مرتبہ حاصل ہے، کیونکہ سند کے ذریعے درحقیقت اِس اُمت کا دین کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حاصل کرنا مراد ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رب العالمین کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رب العزت و الجلال سے بالواسطہ یا بلا واسطہ حاصل کرنا ہے، جیسا کہ یہ بات وحی کی اقسام سے معلوم ہے۔ اِسی طرح اِسناد صحیح احادیث کو ضعیف احادیث سے الگ کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے جس پر دین اسلام کے اَحکامات اور تعلیمات مترتب ہوتی ہیں۔

قبل اِس کے کہ ہم اِسناد کی فضیلت و اَہمیت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالیں، مناسب ہوگا کہ لفظ ’سند‘ اور ’اِسناد‘ کی لغوی و اِصطلاحی وضاحت اور ان کی تعریفات بیان کردی جائیں تاکہ اِسناد اور سلف صالحین اور علماء کاملین سے علم لینے کی اَہمیت مزید نکھر کر سامنے آجائے۔

اَلسَّنَدُ وَالْإِسْنَادُ لُغَةً

اَلإِسْنَادُ: مَصْدَرُ أَسْنَدَ؛ وَهُوَ مُشْتَقٌّ مِنْ سَنَدَ.

(۱) قَالَ ابْنُ مَنْظُوْرٍ فِي اللِّسَانِ وَابْنُ الْأَثِيْرِ فِي النِّهَايَةِ:

اَلسَّنَدُ لُغَةً: هُوَ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْأَرْضِ فِي قُبُلِ الْجَبَلِ أَوِ الْوَادِي، وَمِنْهُ سُنُوْدُ الْقَوْمِ فِي الْجَبَلِ أَي صُعُوْدُهُمْ.(۱)

(۲) قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي الْغَرِيْبِ، وَالزَّمَخْشَرِيُّ فِي الْفَائِقِ وَابْنُ مَنْظُوْرٍ فِي اللِّسَانِ وَالْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي الْعُمْدَةِ:

يُقَالُ: أَسْنَدَ فِي الْجَبَلِ، يُسْنِدُ إِذَا صَعِدَ.(۲)

(۳) قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ وَالْفَيْرُوْزْآبَادِيُّ فِي الْقَامُوْسِ وَالزَّبِيْدِيُّ فِي التَّاجِ:

اَلسَّنَدُ: مَا قَابَلَکَ مِنَ الْجَبَلِ، وَعَلَا عَنِ السَّفْحِ. وَفُلَانٌ سَنَدٌ: أَي مُعْتَمَدٌ. وَسَنَدْتُ إِلَى الشَّيْءِ أَسْنُدُ سُنُوْدًا، وَاسْتَنَدْتُ بِمَعْنًى. وَأَسْنَدْتُ غَيْرِي. وَالْإِسْنَادُ فِي

(۱) ابن منظور في لسان العرب، ۳/۲۲۰، وابن الأثير الجزري في النهاية في غريب الحديث والأثر، ۲/۴۰۸۔

(۲) ابن الجوزي في غريب الحديث، ۱/۵۰۳، والزمخشري في الفائق في غريب الحديث والأثر، ۳/۱۳۴، وابن منظور في لسان العرب، ۳/۲۲۱، والملا علي القاري في عمدة القاري، ۱۷/۱۴۳۔

الْحَدِيْثِ: رَفْعُهُ إِلٰی قَائِلِهٖ.(١)

۞ سند اور اِسناد کا لغوی معنی ۞

لغت میں اِسناد، أَسْنَدَ کا مصدر ہے اور یہ ’سند‘ سے مشتق ہے۔

(۱) ابن منظور افریقی نے ’لسان العرب‘ میں اور ابن الاثیر نے ’النہایۃ فی غریب الاثر‘ میں لکھا ہے:

لغت میں سند سے مراد پہاڑ یا وادی کا سامنے والا وہ حصہ جو زمین سے بلند ہو، اور اسی سے سُنُودُ الْقَومِ فِي الْجَبَلِ کا معنی ہے لوگوں کا پہاڑ پر چڑھنا۔

(۲) علامہ ابن الجوزی نے ’غریب الحدیث‘ میں، زمخشری نے ’الفائق فی غریب الحدیث والاثر‘ میں، ابن منظور افریقی نے ’لسان العرب‘ میں اور ملا علی القاری نے ’عمدۃ القاری‘ میں لکھا ہے:

سند کا لغوی معنی بلند ہونا ہے؛ جیسا کہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص پہاڑ کی بلندی پر چڑھا۔

---

(١) الجوهري في الصحاح في اللغة، ٦١٧/١، وابن منظور الأفريقي في لسان العرب، ٢٢٠/٣، والفيروزآبادي في القاموس المحيط، ٣٧٠/١، والمرتضى الزبيدي في تاج العروس من جواهر القاموس، ٢٧/٥۔

(۳) امام جوہری نے ’الصحاح فی اللغۃ‘ میں، فیروز آبادی نے ’القاموس المحیط‘ میں اور مرتضی الزبیدی نے ’تاج العروس‘ میں لکھا ہے:

سند سے مراد پہاڑ کا وہ (بلند) حصہ ہے جو آپ کے مقابل ہو اور دامنِ پہاڑ سے بلند ہو۔ فُلاَنٌ سَنَدٌ کا مطلب ہے کہ فلاں قابلِ اعتماد ہے۔ اور سَنَدْتُ إِلَى الشَّيءِ أَسْنُدُ سُنُوْدًا اور اسْتَنَدْتُ کا مطلب ایک ہی ہے یعنی ’میں نے کسی اور کا سہارا لیا‘۔ اور أَسْنَدْتُ غَيْرِي کا مطلب ہے: میں نے کسی اور کو سہارا دیا، بلندی پر چڑھایا وغیرہ۔ اور حدیث کے باب میں ’اسناد‘ کا مطلب ہے: راویوں کا وہ سلسلہ جو حدیث کو اس کے قائلِ اوّل (یعنی پہلے راوی) تک پہنچانے والا ہو۔

اَلسَّنَدُ وَالإِسْنَادُ اِصْطِلَاحًا

(۱) **قَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي التَّوْضِيحِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطِّيْبِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ:**

اَلسَّنَدُ: هُوَ الْإِخْبَارُ عَنْ طَرِيْقِ الْمَتْنِ مِنْ قَوْلِهِمْ (فُلَانٌ سَنَدٌ)، أَيْ مُعْتَمَدٌ سُمِّيَ سَنَدًا لِاعْتِمَادِ الْحُفَّاظِ فِي صِحَّةِ الْحَدِيْثِ وَضَعْفِهِ عَلَيْهِ.

وَأَمَّا الْإِسْنَادُ: فَهُوَ رَفْعُ الْحَدِيْثِ إِلٰى قَائِلِهِ وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ

كُلٌّ مِنْهُمَا فِي مَكَانِ الآخَرِ.(١)

(٢) قَالَ الْحَافِظُ بَدْرُ الدِّيْنِ بْنُ جَمَاعَةَ فِي 'الْمَنْهَلِ' وَالزَّرْكَشِيُّ فِي 'النُّكَتِ':

أَمَّا السَّنَدُ فَهُوَ الإِخْبَارُ عَن طَرِيْقِ الْمَتْنِ، وَهُوَ مَأْخُوْذٌ إِمَّا مِنَ السَّنَدِ، وَهُوَ مَا ارْتَفَعَ وَعَلا عَنْ سَفْحِ الْجَبَل، لِأَنَّ الْمُسْنِدَ يَرْفَعُهُ إِلٰى قَائِلِهٖ أَوْ مِنْ قَوْلِهِمْ فُلانٌ سَنَدٌ أَيْ مُعْتَمَدٌ. فَسُمِّيَ الْإِخْبَارُ عَنْ طَرِيْقِ الْمَتْنِ سَنَدًا لِاعْتِمَادِ الْحُفَّاظِ فِي صِحَّةِ الْحَدِيْثِ وَضَعْفِهٖ عَلَيْهِ.

وَأَمَّا الْإِسْنَادُ: فَهُوَ رَفْعُ الْحَدِيْثِ إِلٰى قَائِلِهٖ، وَالْمُحَدِّثُوْنَ يَسْتَعْمِلُوْنَ السَّنَدَ وَالْإِسْنَادَ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ.(٢)

(٣) قَالَ الطِّيْبِيُّ فِي الْخُلاصَةِ وَالْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ وَابْنُ

---

(١) الصنعاني في توضيح الأفكار لمعاني تنقيح الأنظار، ١/٧-٨، والطيبي في الخلاصة في أصول الحديث/٣٣.

(٢) بدر الدين بن جماعة في المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي/٢٩-٣٠، والزركشي في النكت على مقدمة ابن الصلاح، ١/٤٠٥.

مَنْظُورٍ الْأَفْرِيْقِيُّ فِي اللِّسَانِ وَالزَّبِيْدِيُّ فِي التَّاجِ وَالْمُنَاوِيُّ فِي التَّعَارِيْفِ:

الْإِسْنَادُ في الْحَدِيثِ: رَفْعُهُ إِلٰى قَائِلِهٖ.(١)

(٤) قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِي النُّزْهَةِ وَالسَّخَاوِيُّ فِي الْفَتْحِ:

اَلْإِسْنَادُ فِي الاصْطِلَاحِ: حِكَايَةُ طَرِيْقِ الْمَتْنِ.(٢)

(٥) وَلَمْ يُفَرِّقْ بَعْضُهُمْ بَيْنَ السَّنَدِ وَالإِسْنَادِ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ فِي أَلْفِيَّةِ الْحَدِيْثِ:

وَالسَّنَدُ: اَلإِخْبَارُ عَنْ طَرِيْقِ
مَتْنٍ كَالإِسْنَادِ لَدَى فَرِيْقِ(٣)

---

(١) الطيبي في الخلاصة في أصول الحديث/٣٣، والجوهري في الصحاح، ١/٦١٧، وابن منظور الأفريقي في لسان العرب، ٣/٢٢١، والزبيدي في تاج العروس من جواهر القاموس، ٥/٢٨، والمناوي في التعاريف/٦٥۔

(٢) ابن حجر العسقلاني في نزهة النظر بشرح نخبة الفكر في مصطلح حديث أهل الأثر/٧، والسخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ١/١٦۔

(٣) ألفية السيوطي في علم الحديث/٣۔

(٦) قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَزْهَرِيُّ فِي التَّهْذِيْبِ:

وَالْمُسْنَدُ مِنَ الْحَدِيْثِ: مَا اتَّصَلَ إِسْنَادُهُ حَتّٰى يُرْفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ وَالْمُرْسَلُ وَالْمُنْقَطَعُ: مَا لَمْ يَتَّصِلْ.(١)

(٧) قَالَ السَّخَاوِيُّ فِي الْفَتْحِ:

اَلْمُتَّصِلُ الإِسْنَادِ: أَيِ السَّالِمُ إِسْنَادُهُ، الَّذِي هُوَ كَمَا قَالَ شَيْخُنَا فِي شَرْحِ النُّخْبَةِ: الطَّرِيْقُ الْمُوْصِلَةُ إِلَى الْمَتْنِ، مَعَ قَوْلِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْهُ: أَنَّهُ حِكَايَةُ طَرِيْقِ الْمَتْنِ.(٢)

﴿سند اور اِسناد کا اِصطلاحی معنی﴾

(۱) امام صنعانی نے 'توضیح الأفکار' میں اور امام حسین بن عبد اللہ الطیبی نے 'الخلاصة في أصول الحدیث' میں لکھا ہے:

سند سے مراد: طریقِ متن کے بارے میں خبر دینا ہے، اور یہ عربوں کے قول 'فُلَانٌ سَنَدٌ' سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے: فلاں قابلِ اعتماد ہے۔ اسے سند کا نام اس لیے دیا جاتا ہے کہ حفاظِ حدیث،

---

(١) أبو منصور الأزهري في تهذيب اللغة، ١٢/٣٦٥۔

(٢) السخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ١/١٦۔

حدیث کی صحت اور ضعف میں اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

اور رہا 'اِسناد' تو اس سے مراد حدیث کو اس کے قائلِ اَوّل (یعنی پہلے راوی) تک پہنچانا ہے، اور بعض اَوقات یہ دونوں (الفاظ یعنی سند اور اِسناد) ایک دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

(۲) امام بدر الدین بن جماعہ 'المنهل الروي في علوم الحديث النبوي' میں اور علامہ زرکشی 'مقدمة ابن الصلاح' کی شرح 'النکت' میں لکھتے ہیں:

سند کا مطلب متن حدیث کے طریق کے بارے میں خبر دینا ہے (کہ وہ متن کن کن راویوں سے ہم تک پہنچا) اور یہ مفہوم یا تو سند سے ماخوذ ہے اور اس سے مراد وہ جگہ ہے جو دامنِ کوہ سے بلند ہو، کیونکہ مُسنِد (سند بیان کرنے والا) اس سند کو اوپر پہلے قائل تک پہنچاتا ہے اور بلند کرتا ہے؛ یا یہ عربوں کے قول: 'فُلَانٌ سَنَدٌ' (فلاں قابلِ اِعتماد ہے) سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ متنِ حدیث کے طریق کے مقام کے بارے میں خبر دینا سند کہلاتا ہے، کیونکہ حفاظِ حدیث، حدیث کی صحت اور ضعف کے باب میں اس سند پر ہی اِعتماد کرتے ہیں۔ اور رہا 'اِسناد' تو اس سے مراد حدیث کو اس کے اصل قائل تک پہنچانا ہے۔ محدثین اسناد اور سند کو ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

(۳) علامہ طیبی 'الخلاصة' میں، جوہری 'الصحاح' میں، ابن منظور الافریقی 'لسان العرب' میں، زبیدی 'تاج العروس' میں اور مناوی اپنی کتاب

'التعاریف' میں لکھتے ہیں:

حدیث میں اِسناد کا مطلب حدیث کو (سند کے ذریعے) اس کے پہلے قائل تک پہنچانا ہے۔

(۴) حافظ ابن حجر العسقلانی 'نزھة النظر' میں اور امام سخاوی 'فتح المغیث' میں لکھتے ہیں:

اِصطلاحی طور پر 'اِسناد' کا معنی ہے: متنِ حدیث کا طریق (راویوں کا سلسلہ) بیان کرنا۔

(۵) لیکن بعض علماء کرام نے سند اور اِسناد کے مابین کوئی فرق نہیں کیا، جیسا کہ امام سیوطی نے 'الفیة الحدیث' میں لکھا ہے:

سند، متن کے طریق کے بارے میں خبر دینا ہے، اور ایک گروہِ محدثین کے ہاں سند اسناد کی طرح ہی ہے (یعنی یہ دونوں مترادف ہیں اور ان کا ایک ہی معنی ہے)۔

(۶) امام ابو منصور محمد بن احمد الازہری 'تھذیب اللغة' میں لکھتے ہیں:

حدیث میں سے مُسْنَد وہ حدیث ہے، جس کی سند حضور نبی اکرم ﷺ تک مرفوع ہونے تک متصل ہو، اور مرسل اور منقطع وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو۔

(۷) امام سخاوی نے 'فتح المغیث' میں لکھا ہے:

متصل الاسناد وہ حدیث ہے جس کی سند سالم (یعنی اِنقطاع سے محفوظ اور مکمل) ہو، جیسا کہ ہمارے شیخ نے شرح النخبة میں کہا ہے: متن تک پہنچانے والا راستہ (سند کہلاتا ہے) اور انہی سے ایک دوسرے مقام پر یہ قول بھی منقول ہے کہ سند سے مراد متن کا طریق بیان کرنا ہے۔

اَلْمَتْنُ لُغَةً وَاصْطِلَاحًا

(۱) قَالَ الطِّيْبِيُّ فِي الْخُلَاصَةِ:

اَلْمَتْنُ: هُوَ مَا اكْتَنَفَ الصُّلْبَ مِنَ الْحَيَوَانِ وَبِهِ شُبِّهَ الْمَتْنُ مِنَ الْأَرْضِ، وَمَتُنَ الشَّيءُ قَوِيَ مَتْنُهُ، وَمِنْهُ حَبْلٌ مَتِيْنٌ، فَمَتْنُ كُلِّ شَيءٍ مَا يَتَقَوَّمُ بِهِ ذٰلِکَ الشَّيءُ، كَمَا أَنَّ الْإِنْسَانَ يَتَقَوَّمُ بِالظَّهْرِ، وَيَتَقَوّٰى بِهِ. فَمَتْنُ الْحَدِيْثِ أَلْفَاظُهُ الَّتِي تَتَقَوَّمُ بِهَا الْمَعَانِي.(۱)

(۲) وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ جَمَاعَةَ فِي الْمَنْهَلِ:

اَلْمَتْنُ: فَهُوَ فِي اصْطِلَاحِ الْمُحَدِّثِيْنَ مَا يَنْتَهِي إِلَيْهِ غَايَةُ السَّنَدِ مِنَ الْكَلَامِ، وَهُوَ مَأْخُوْذٌ إِمَّا مِنَ الْمُمَاتَنَةِ وَهِيَ

(۱) الطيبي في الخلاصة في أصول الحديث/۳۳۔

الْمُبَاعَدَةُ فِي الْغَايَةِ لِأَنَّ الْمَتْنَ غَايَةُ السَّنَدِ. ...... أَوْ مِنَ الْمَتْنِ وَهُوَ مَا صَلُبَ وَارْتَفَعَ مِنَ الْأَرْضِ. ...... أَوْ مِنْ تَمْتِيْنِ الْقَوْسِ بِالْعَصَبِ، وَهُوَ شَدُّهَا بِهِ وَإِصْلَاحُهَا.(١)

﴿متن کا لغوی و اِصطلاحی معنی﴾

(۱) امام طیبی نے 'الخلاصة' میں لکھا ہے:

متن سے مراد حیوان کی پشت کا اِحاطہ ہے اور اِسی سے زمین کے سخت حصہ کو تشبیہ دی جاتی ہے، اور مَتْنَ الشَّيءُ سے مراد کسی چیز کا قوی اور مضبوط ہونا ہے۔ اِسی سے حَبْلٌ مَتِيْنٌ یعنی مضبوط رسّی کہا جاتا ہے۔ ہر چیز کے متن سے مراد اس کا وہ حصہ ہے جس سے وہ قائم ہو، جیسا کہ اِنسان اپنی پشت سے قائم ہوتا اور اسی سے مضبوط ہوتا ہے۔ پس متنِ حدیث سے مراد حدیث کے وہ الفاظ ہیں جن سے معانی قائم ہوتے ہیں۔

(۲) حافظ ابن جماعہ نے 'المنهل' میں کہا ہے:

متن محدثین کی اصطلاح میں وہ شے ہے جس پر سندِ کلام کی غایت کا اختتام ہو، اور یہ یا تو الْمُمَاتَنَة سے مأخوذ ہے، اور مُمَاتَنَة سے مراد

(١) ابن جماعة في المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي/٢٩۔

(مقابلہ میں) مقررہ حدود سے دور نکل جانا ہے، کیونکہ متن سند کی غایت ہے۔ ...... یا یہ مَتَن سے مشتق ہے جس کا معنی زمین کا سخت اور بلند حصہ ہے۔ ...... یا یہ تَمْتِیْنُ الْقَوْسِ بِالْعَصْبِ سے ماٴخوذ ہے جس کا مطلب ہے: کمان کو رسی کے ساتھ باندھنا اور سیدھا کرنا۔

كَوْنُ الْإِسْنَادِ مِنَ الدِّيْنِ

﴿اِسناد کا دین میں سے ہونے کا بیان﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أُنَاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے آخری زمانہ میں لوگ تم سے ایسی (موضوع) احادیث بیان کریں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ لہٰذا تم ایسے لوگوں سے دور رہنا۔

اسے امام مسلم، ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَكُونُ فِي

١: أخرجه مسلم في مقدمة صحيحه، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، ١/١٢، الرقم/٦، وأبو يعلى في المسند، ١١/٢٧٠، الرقم/٦٣٨٤، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٤، الرقم/٣٥١۔

آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلاَ آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لاَ يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.(۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدَ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانہ میں بہت سے جھوٹے دجالوں کا ظہور ہوگا، وہ تمہارے پاس ایسی (موضوع) احادیث لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے۔ لہٰذا تم ان لوگوں سے دور رہنا کہ کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

اسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ أَيْضًا عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِّيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ.(۲)

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب النهي عن الرواية عن الضعفاء والاحتياط في تحملها، ۱/۱۲، الرقم/۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳٤۹، الرقم/۸۵۸۰۔

(۲) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ۱/۳٤٤، الرقم/۵۹۹،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علمِ حدیث کو بعد میں آنے والوں میں سے صرف انصاف پرور لوگ ہی حاصل کریں گے۔ وہ اس سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کے غلط انتساب اور جہلاء کی غلط تاویلوں کو ختم کریں گے۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَتَبْتُمُ الْحَدِيْثَ فَاكْتُبُوْهُ بِإِسْنَادِهِ، فَإِنْ يَّکُ حَقًّا كُنْتُمْ شُرَكَاءَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ يَکُ بَاطِلاً كَانَ وِزْرُهُ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الْقَزْوِيْنِيُّ وَالسَّمْعَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حدیث لکھو تو اسے اس کی سند کے ساتھ لکھا کرو۔ پس اگر وہ حق ہوا

.... والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٠٩، الرقم/٢٠٧٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٥٣٧، الرقم/٩٠١٢۔

٢: أخرجه القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٢، وأبو سعيد السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء/٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٦/٣٩٠۔

تو تم (اسے آگے پہنچانے کے) اجر میں شریک ہو جاؤ گے اور اگر باطل ہوا تو اس کا بوجھ (تم پر نہیں،) اسے بیان کرنے والے پر ہو گا۔

اسے امام قزوینی، تمیمی سمعانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، دِيْنُکَ دِيْنُکَ. إِنَّمَا هُوَ لَحْمُکَ وَدَمُکَ، فَانْظُرْ عَمَّنْ تَأْخُذُ. خُذْ عَنِ الَّذِيْنَ اسْتَقَامُوْا، وَلَا تَأْخُذْ عَنِ الَّذِيْنَ مَالُوْا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

حضرت (عبد اللہ) بن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن عمر! تمہارا دین، تمہارا دین ہے، بے شک وہ دین تمہارا گوشت اور خون ہے، لہٰذا تم غور کیا کرو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو۔ اپنا دین اُن لوگوں سے لو جو ثابت قدم رہیں اور اپنا دین ان سے نہ لو جو پھر جائیں۔ (اس سے کمزور عقیدہ کے حامل اور متلوّن مزاج کے لوگ مراد ہیں۔)

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سُکَيْنَةَ مُجَاشِعِ بْنِ قُطْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْکُوفَةِ، يَقُوْلُ:

۳: أخرجه الخطيب البغدادي في الکفاية في علم الرواية/ ۱۲۱۔

انْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هٰذَا الْعِلْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ الدِّيْنُ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

ایک روایت میں ابو سکینہ مجاشع بن قطبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کو کوفہ کی مسجد میں یہ فرماتے ہوئے سنا: غور کرو کہ تم کس شخص سے اپنا یہ علم (حدیث) حاصل کر رہے ہو، کیونکہ یہ (کوئی عام علم نہیں، بلکہ) دین ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ التَّابِعِيِّ، قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ.(٢)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

امام محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: یہ علمِ حدیث دین ہے، لہٰذا تمہیں دیکھنا چاہیے کہ تم کس شخص سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢١۔

(٢) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب بيان أن الإسناد من الدين، ١/١٤، ونسب ابن حبان هذا القول إلى أبي هريرة ﷺ والحسن وإبراهيم في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٢-٢٣۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَقَد رَوَى الإِمَامُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَوْلَ الْإِمَامِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَلَفْظُهُ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَهُ. (١)

امام ابن ابی شیبہ نے بھی امام ابن سیرین کا قول روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ کچھ یوں ہیں: بے شک یہ علم حدیث دین ہے۔ لہٰذا غور کیا کرو کہ تم اپنا دین کس سے لیتے ہو۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: اَلإِسْنَادُ مِنَ الدِّيْنِ، وَلَوْلَا الإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٣٤/٥، الرقم/٢٦٦٣٦، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢١، ونسب هذا القول إلى الضحاك بن مزاحم التابعي، وابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ١٥/١/١، وابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ٢١/١۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، ١٥/١، وابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ١٦/١/١، وابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ٢٦/١، والحاكم في معرفة علوم الحديث/٦۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ سندِ حدیث اُمورِ دین میں سے ہے۔ اگر اِسناد نہ ہوتی تو ہر کوئی اپنی مرضی سے جو چاہتا کہتا پھرتا۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

رَوَى التِّرْمِذِيُّ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ بِهٰذَا اللَّفْظِ: اَلإِسْنَادُ عِنْدِي مِنَ الدِّينِ، لَوْلَا الإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ، فَإِذَا قِيْلَ لَهُ: مَنْ حَدَّثَکَ؟ بَقِيَ.[1]

امام ترمذی نے ان الفاظ کے ساتھ امام عبد اللہ بن مبارک کا قول روایت کیا ہے: میرے نزدیک اسناد امورِ دین میں سے ہے، اگر سند کا علم نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا کہتا پھرتا۔ کسی راوی سے جب کہا جاتا ہے: تجھے کس نے بیان کیا ہے؟ تو وہ اس طرح (اپنی مرضی سے کچھ کہنے سے) رک جاتا ہے۔

خَرَّجَ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقِ عَلِيِّ بْنِ حَجَرٍ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: لَوْ لَا الإِسْنَادُ لَذَهَبَ الدِّيْنُ، وَلَقَالَ امْرُؤٌ مَا شَاءَ أَنْ يَقُوْلَ، وَلٰكِنْ إِذَا قُلْتَ عَمَّنْ؟ بَقِيَ.[2]

(۱) أخرجه الترمذي في العلل الصغير/٧٣٩، وذكره الذهبي في تذكرة الحفاظ، ٣/١٠٥٤، الرقم/٩٦٧، وابن عبد الهادي في الصارم المنكي في الرد على السبكي/٣٧٥۔

(۲) ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

امام بیہقی نے علی بن حجر کے طریق سے (عبد اللہ) بن مبارک کے قول کی تخریج کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اگر (علم) اسناد نہ ہوتا تو دین ضائع ہو جاتا اور ہر شخص جو چاہتا کہتا پھرتا، لیکن جب تو اس سے پوچھتا ہے: یہ سب کچھ کس سے اخذ کر رہا ہے؟ تو وہ لاجواب ہو جاتا ہے۔

٥. رَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَيْضًا، قَالَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الإِسْنَادَ.

امام مسلم حضرت عبد اللہ بن مبارک کا قول ان الفاظ سے روایت کرتے ہیں: ہمارے (یعنی محدثین) اور لوگوں کے درمیان سند حدیث کے ستون حائل ہیں۔

٦. رَوَى الْخَطِيْبُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: طَلَبُ الإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مِنَ الدِّيْنِ.

خطیب بغدادی حضرت (عبد اللہ) بن مبارک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: متصل سند کا طلب کرنا دین میں سے ہے۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، ١/١٥-١٦۔

٦: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٩٢، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل /٢١۔

٧. رَوَى ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: إِنَّ اللهَ حَفِظَ الْأَسَانِيْدَ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

علامہ ابن رجب حنبلی حضرت (عبد اللہ) بن مبارک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر (ظاہر کرنے کے لیے) علمِ اسانید کو محفوظ رکھا ہوا تھا (یعنی امت محمدیہ سے پہلے یہ علم کسی اُمت کو نصیب نہیں ہوا)۔

٧: ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

اَلإِسْنَادُ مِنْ خَصَائِصِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

﴿اِسناد، اُمتِ محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے﴾

٨. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ بُنْدَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاتِمٍ الرَّازِيَّ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ فِي أُمَّةٍ مِّنَ الْأُمَمِ مُنْذُ خَلَقَ اللهُ آدَمَ أُمَنَاءُ يَحْفَظُوْنَ آثَارَ الرُّسُلِ إِلَّا فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا حَاتِمٍ، رُبَّمَا رَوَوْا حَدِيْثًا لَا أَصْلَ لَهُ وَلَا يَصِحُّ. فَقَالَ: عُلَمَاؤُهُمْ يَعْرِفُوْنَ الصَّحِيْحَ مِنَ السَّقِيْمِ، فَرِوَايَتُهُمْ ذٰلِكَ لِلْمَعْرِفَةِ لِيَتَبَيَّنَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ أَنَّهُمْ مَيَّزُوا الْآثَارَ وَحَفِظُوْهَا. ثُمَّ قَالَ: رَحِمَ اللهُ أَبَا زُرْعَةَ، كَانَ وَاللهِ مُجْتَهِدًا فِي حِفْظِ آثَارِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

قاسم بن بندار روایت کرتے ہیں: میں نے ابو حاتم رازی کو یہ بیان کرتے سنا ہے: جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے، کسی امت میں اس قدر امناء (امانت دار لوگ) نہیں تھے جو رسولوں کے آثار کی حفاظت کرتے مگر امت

٨: أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٤٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٣٠۔

محمدیہ میں ہیں۔ انہیں ایک آدمی نے کہا: اے ابو حاتم! شاید وہ ایسی حدیث بھی روایت کرتے ہوں جس کی نہ تو اصل ہو اور نہ ہی وہ صحیح ہو۔ اس پر آپ نے کہا: امتِ محمدی کے علماء سقیم (غیر صحیح) کے مقابلہ میں صحیح کی معرفت رکھتے ہیں، ان کا اس طرح روایت کرنا اسی معرفت کی بنیاد پر ہوتا ہے تاکہ ان کے بعد آنے والوں کے لیے یہ چیز واضح ہو جائے کہ انہوں نے آثار کو نمایاں کیا اور انہیں محفوظ کیا۔ پھر ابو حاتم رازی نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو زُرعہ پر رحم فرمائے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے آثار و اَقوال کو حفظ کرنے میں بڑی تگ و دو کیا کرتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ اللهَ خَصَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِثَلَاثِ أَشْيَاءَ، لَمْ يُعْطِهَا مِنْ قَبْلِهَا: الإِسْنَادُ، وَالْأَنْسَابُ، وَالْإِعْرَابُ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

ابو بکر محمد بن احمد سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس امت کو تین اشیاء کے ساتھ خاص کیا ہے جو اُس نے اِس سے

٩: أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٤٠، وذكره السيوطي في تدريب الراوي، ٢/١٦٠، والسخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ٣/٣۔

پہلے کسی اُمت کو عطا نہیں کیں: (۱)علم الاسناد، (۲) علم الانساب، اور (۳) علم الاعراب۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

رَوَى الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ بِإِسْنَادِهٖ إِلٰى أَبِي الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّغُوْلِيِّ السَّرَخْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاتِمِ بْنِ الْمُظَفَّرِ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ أَكْرَمَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ وَشَرَّفَهَا وَفَضَّلَهَا بِالإِسْنَادِ، وَلَيْسَ لِأَحدٍ مِنَ الْأُمَمِ كُلِّهَا قَدِيْمِهِمْ وَحَدِيْثِهِمْ أَسْنَادٌ، وَإِنَّمَا هِيَ صُحُفٌ فِي أَيْدِيهِمْ وَقَدْ خَلَطُوْا بِكُتُبِهِمْ أَخْبَارَهُمْ. وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ تَمْيِيزٌ بَيْنَ مَا نَزَلَ مِنَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ مِمَّا جَاءَهُمْ بِهٖ أَنْبِيَاؤُهُمْ، وَتَمْيِيزٌ بَيْنَ مَا أَلْحقُوهُ بِكُتُبِهِمْ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِي أَخَذُوا عَنْ غَيْرِ الثِّقَاتِ. وَهٰذِهِ الْأُمَّةُ إِنَّمَا تَنُصُّ الْحَدِيثَ مِنَ الثِّقَةِ الْمَعْرُوفِ فِي زَمَانِهِ، الْمَشْهُورِ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ عَنْ مِثْلِهٖ حَتّٰى تَتَنَاهٰى أَخْبَارُهُمْ، ثُمَّ يَبْحَثُونَ أَشَدَّ الْبَحْثِ حَتّٰى يَعْرِفُوا الأَحْفَظَ فَالأَحْفَظَ، وَالأَضْبَطَ فَالأَضْبَطَ،

وَالْأَطْوَلَ مُجَالَسَةً لِمَنْ فَوْقَهُ مِمَّنْ كَانَ أَقَلَّ مُجَالَسَةً. (١)

خطیب بغدادی نے اپنی براہِ راست سند سے ابو العباس محمد بن عبد الرحمٰن دغولی السرخسی سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن حاتم بن مظفر کو بیان کرتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت اور شرف بخشا اور اسے علمِ اسناد کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی۔ تمام قدیم و جدید اُمتوں میں سے کسی کے ہاں بھی علم الاسناد نہیں تھا بلکہ ان کے ہاتھوں میں صرف صحیفے ہوتے تھے جنہیں انہوں نے اپنی کتب میں اپنی مرضی کی خبروں کے ساتھ خلط ملط کر دیا تھا۔ اَہلِ کتاب کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہونے والی اَصل تورات، انجیل اور دیگر کتب و صحائف میں غیر ثقہ و غیر مستند لوگوں سے لی گئی روایات میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔ جب کہ یہ اُمت محمدیہ اَحادیث کو ایسے ثقہ راوی سے لیتی ہے جو اپنے زمانے میں معروف ہو اور جو صدق و اَمانت میں بھی مشہور ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی اِنہی جیسی صفات کے حاملین سے روایت کرنے والا ہو۔ پھر اُمتِ محمدیہ کے علماء و محدثین (کی یہ بھی صفت ہے کہ وہ اَخذ و نقلِ روایت میں) بہت زیادہ بحث و تمحیص کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ سب سے زیادہ حافظے والے، سب سے زیادہ ضبط والے اور اپنی نسبت اوپر

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/ ٤٠۔

کے علماء سے زیادہ مجالست رکھنے والے سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ الصَّلاَحِ: اَلْإِسْنَادُ خَصِيْصَةٌ فَاضِلَةٌ مِنْ خَصَائِصِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَسُنَّةٌ بَالِغَةٌ مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ.(١)

امام ابن صلاح نے کہا ہے: اِسناد اس امت کے خصائص میں سے ایک فضیلت والی خصوصیت ہے اور سُننِ مؤکدہ میں سے ایک بلند درجہ سنت ہے۔

قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِهٖ 'مِنْهَاجُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ': وَالإِسْنَادُ مِنْ خَصَائِصِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ مِنْ خَصَائِصِ الإِسْلاَمِ، ثُمَّ هُوَ فِي الإِسْلاَمِ مِنْ خَصَائِصِ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَالرَّافِضَةُ مِنْ أَقَلِّ النَّاسِ عِنَايَةً إِذْ كَانُوْا لَا يُصَدِّقُوْنَ إِلَّا بِمَا يُوَافِقُ أَهْوَاءَهُمْ وَعَلَامَةُ كَذِبِهٖ أَنَّهٗ يُخَالِفُ هَوَاهُمْ.(٢)

علامہ ابن تیمیہ اپنی کتاب 'منهاج السنة النبوية' میں کہتے ہیں: اِسناد اس امت کے خصائص میں سے ایک خصوصیت ہے اور وہ اسلام کے خصائص میں سے بھی ہے، پھر وہ اسلام میں اہل سنت کے خصائص

---

(١) قاله ابن الصلاح في المقدمة/١٥٠، والسخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ٣/٣۔

(٢) قاله ابن تيمية في منهاج السنة النبوية، ٣٧/٧۔

میں سے ہے اور روافض اسناد کا سب سے کم اہتمام کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اسی حدیث کی تصدیق کرتے ہیں جو ان کی خواہشاتِ نفس کے مطابق ہو، اور اس کے جھوٹے ہونے کی علامت (ان کے نزدیک) یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کی خواہشاتِ نفس کی مخالفت کرنے والی ہو۔

وَقَالَ أَيْضًا فِي الْفَتَاوٰی: وَعِلْمُ الإِسْنَادِ وَالرِّوَايَةِ مِمَّا خَصَّ اللهُ بِهٖ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَجَعَلَهُ سُلَّمًا إِلَی الدِّرَايَةِ. فَأَهْلُ الْكِتَابِ لَا إِسْنَادَ لَهُمْ يَأْثُرُونَ بِهِ الْمَنْقُولَاتِ.(١)

علامہ ابن تیمیہ سے ’مجموع الفتاویٰ‘ میں بھی منقول ہے: علم الاسناد اور علم الروایۃ اُن علوم میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ کے ساتھ خاص فرمایا اور انہیں درایت (تحقیق و جستجو اور تدبر و تفکر) کی سیڑھی بنایا ہے۔ اِس کے برعکس اَہلِ کتاب کے ہاں اِسناد کا کوئی تصور نہیں جو ان کے منقولہ علوم کے ساتھ خاص ہو۔

قَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي ’شَرْحِ شَرْحِ نُخْبَةِ الْفِكْرِ‘: أَصْلُ الإِسْنَادِ خَصِيصَةٌ فَاضِلَةٌ مِنْ خَصَائِصِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَسُنَّةٌ بَالِغَةٌ مِنَ السُّنَنِ الْمُؤَكَّدَةِ، بَلْ مِنْ فُرُوْضِ الْكِفَايَةِ.

---

(١) قاله ابن تيمية في مجموع الفتاوی، ١/٩۔

...... وَطَلَبُ الْعُلُوِّ أَمْرٌ مَطْلُوْبٌ وَشَأْنٌ مَرْغُوْبٌ.(١)

ملا علی قاری نے 'شرح نخبۃ الفکر' کی شرح 'مصطلحات أهل الأثر' میں لکھا ہے: سند کی اصل اس امت کے خصائص میں سے ایک فضیلت والی خصوصیت ہے، اور سنن مؤکدہ میں سے ایک بلند رتبہ سنت ہے، بلکہ فرائض کفایہ میں سے ہے ...... اور طلبِ علو (یعنی سندِ عالی کا طلب کرنا) اَمرِ مطلوب اور پسندیدہ شان ہے۔

قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي كِتَابِ الْمَجْرُوْحِيْنَ: أَرْجُوْ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْجَنَّةِ أَقْرَبُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ.(٢)

امام ابن حبان نے 'كتاب المجروحين' میں کہا ہے: میں امید کرتا ہوں کہ جنت میں سب سے بڑھ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے قرب میں گروہِ (محدّثین) کے سوا کوئی اور نہیں ہوگا۔

قَالَ ابْنُ حِبَّانَ فِي قَوْلِهِ ﷺ: فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ

---

(١) قاله الملا علي القاري في مصطلحات أهل الأثر شرح شرح نخبة الفكر/٦١٧۔

(٢) قاله ابن حبان في كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٨٩۔

فَسَيَرَى اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي؛ دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى أَنَّهُ ﷺ أَمَرَ أُمَّتَهُ بِمَعْرِفَةِ الضُّعَفَاءِ مِنْهُمْ مِنَ الثِّقَاتِ، لِأَنَّهُ لَا يَتَهَيَّأُ لُزُوْمُ السُّنَّةِ مَعَ مَا خَلَطَهَا مِنَ الْكَذِبِ وَالْأَبَاطِيْلِ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الضُّعَفَاءِ مِنَ الثِّقَاتِ، وَقَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَا يَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ.(١)

ابن حبان نے حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان - تم میں سے جو زندہ رہا وہ (اُمت میں) اِختلافات دیکھے گا، لٰہذا تم پر میری سنت (کی پیروی) لازم ہے - کے بارے میں کہا ہے کہ یہ (فرمان) اس بات پر دلیلِ صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو ثقہ راویوں کے مقابلہ میں ضعیف راویوں کی پہچان کرنے کا حکم عطا فرمایا کیونکہ سنت کے ساتھ جھوٹ اور من گھڑت باتوں کا اِختلاط ہو تو سنت کے ساتھ مضبوط وابستگی ممکن نہیں سوائے اس بات کے کہ ثقہ راویوں کے مقابلہ میں کمزور راویوں کی پہچان ہو جائے۔ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ کو ان پیش آمدہ مسائل کا علم تھا۔

(١) ذكره ابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/١٠۔

١٠. عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: الإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ، وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِءَ هٰذَا الإِسْنَادُ عَلٰى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ نَحْوَهُ.

امام عبد السلام بن صالح ابی الصلت الہروی، امام علی بن موسیٰ الرضا سے، وہ اپنے والد (امام موسیٰ الرضا) سے، وہ امام جعفر بن محمد سے، وہ اپنے والد (امام محمد الباقر) سے، وہ امام علی بن حسین سے، وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے، وہ اپنے والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان دل سے (اللہ تعالیٰ کی) معرفت پانے، زبان سے اقرار کرنے اور اعضاء سے عمل (صالح) کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) ابوصلت الہروی فرماتے ہیں: اگر یہ سند - ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا،

١٠: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ١/٢٥، الرقم/٦٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٢٦، الرقم/٦٢٥٤، ٨/٢٦٢، الرقم/٨٥٨٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم/١٦، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٤٢۔

عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ - پڑھ کر کسی پاگل پر دم کیا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔

اسے امام ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ

﴿رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثقہ راوی ہی روایت کرے﴾

١١. وَالْإِمَامُ مُسْلِمٌ تَرْجَمَ الْبَابَ فِي مُقَدَّمَةِ صَحِيْحِهٖ: بَابُ وُجُوبِ الرِّوَايَةِ عَنِ الثِّقَاتِ وَتَرْكِ الْكَذَّابِيْنَ، وَالتَّحْذِيرِ مِنَ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

وَرَوٰى عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ: لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.(١)

امام مسلم نے اپنی ’صحیح‘ کے مقدمے میں ایک باب ان الفاظ سے قائم کیا ہے: ’ثقہ راویوں سے روایت کرنے اور جھوٹے راویوں سے اجتناب کے واجب ہونے اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے سے ڈرانے کا باب۔‘

امام مسلم، مسعر سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ انہوں

١١: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، ١/٨۔

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، باب بيان أن الإسناد من الدين، ١/١٥۔

نے حضرت سعد بن ابراہیم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ثقہ راوی ہی روایت کریں۔

١٢. وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: لَيْسَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ.

ایک روایت میں سعد بن ابراہیم (بن عبد الرحمٰن بن عوف [م١٢٥ھ]) بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی احادیث صرف ثقہ راوی ہی روایت کریں۔

اسے امام ابن ابی حاتم رازی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے۔

١٣. قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ، قَالَ: سَمَّوْا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلاً يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: لَأَنْ أَقْطَعَ الطَّرِيْقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

امام احمد نے فرمایا ہے: ہمیں ابو وہب نے بتایا ہے: حضرت عبد اللہ بن

١٢: أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ٣١/٢، وذكره ابن عبد البر في التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، ٥٨/١۔

١٣: أخرجه الترمذي في العلل/٧٣٩۔

مبارک کے سامنے ایسے شخص کا نام لیا گیا جو حدیث میں تہمت زدہ تھا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے ڈاکہ زنی اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں ایسے شخص سے روایت کروں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ بِشْرٍ الرَّازِيِّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: لَيْسَ جَوْدَةُ الْحَدِيْثِ فِي قُرْبِ الإِسْنَادِ، وَلٰـكِنْ جَوْدَةُ الْحَدِيْثِ صِحَّةُ الرِّجَالِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام ابو نعیم نے اسحاق بن بشر رازی کے طریق سے روایت کیا کہ (عبد اللہ) بن مبارک نے فرمایا: حدیث کی عمدگی قربِ اسناد میں نہیں بلکہ حدیث کی عمدگی راویوں کی صحت پر موقوف ہے۔

اسے امام ابو نعیم اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه أبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٢/١٩٠، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٠١، الرقم/١٢٩٧، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢٢-٢٣۔

١٥. عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ تُحَدِّثُوا عَمَّنْ لَّا تَقْبَلُوْنَ شَهَادَتَهٗ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

امام حسن بصری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص سے حدیث روایت نہ کرو جس کی گواہی تم قبول نہیں کرتے۔

اسے امام ابن ابی حاتم رازی نے روایت کیا ہے۔

١٦. قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: لَا يَجُوْزُ حَدِيْثُ الرَّجُلِ حَتّٰى تَجُوْزَ شَهَادَتُهٗ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ.

یزید بن ہارون نے کہا ہے: انسان کی روایتِ (حدیث) اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ اس کی شہادت جائز نہ ہو۔

اسے امام ابن ابی حاتم رازی نے روایت کیا ہے۔

١٥: أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ٢/٣١۔

١٦: أخرجه ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ٢/٣١۔

اَلإِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَسُلَّمُ الْعَالِمِ

﴿اِسناد مومن کا ہتھیار اور عالم کی سیڑھی ہے﴾

١٧. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ رِوَايَتَهُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ يَوْماً بِحَدِيْثٍ، فَقُلْتُ: هَاتِهِ بِلَا إِسْنَادٍ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَتَرْقَى السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ؟

امام بیہقی نے سفیان بن عیینہ سے امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی کی روایت بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ایک دن امام زہری نے مجھے ایک حدیث روایت کی، میں نے کہا: اس کو بلا اِسناد بیان کرو تو امام زُہری نے کہا: کیا تم سیڑھی کے بغیر چھت پر چڑھنا چاہتے ہو؟

رَوَى الْخَطِيْبُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ أَمْرَ دِيْنِهِ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ الَّذِي يَرْتَقِي السَّطْحَ بِلَا

١٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٨-٢٩، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٥/٣٤٧۔

سُلَّمٍ.(١)

خطیب بغدادی حضرت (عبد اللہ) بن مبارک سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اُمورِ دینیہ کو بغیر اسناد کے طلب کرنے والے شخص کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھنا چاہتا ہے۔

رَوَى الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنبَلِيُّ مِنْ طَرِيْقِ هِلَالِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، سَمِعَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ لَهُ أَخُوْهُ: حَدِّثْهُمْ بِغَيْرِ إِسْنَادٍ. فَقَالَ سُفْيَانُ: انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا، يَأْمُرُنِي أَنْ أَصْعَدَ فَوْقَ الْبَيْتِ بِغَيْرِ دَرَجَةٍ.(٢)

خطیب بغدادی اور ابن رجب حنبلی نے ہلال بن العلاء کے طریق سے روایت کی ہے۔ وہ اپنے والد سے سوال کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عیینہ سے سنا اور انہیں ان کے بھائی نے کہا: انہیں سند کے بغیر حدیث بیان کرو تو سفیان نے کہا: اِسے دیکھو، مجھے حکم دیتا ہے

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٩٣، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٩٣، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

کہ میں بغیر سیڑھی کے چھت پر چڑھوں۔

رَوَى الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ أَيْضًا عَنِ ابْنِ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ الْحَدَّادُ: اَلإِسْنَادُ مِثْلُ الدَّرَجِ وَمِثْلُ الْمَرَاقِي، فَإِذَا زَلَّتْ رِجْلُكَ عَنِ الْمِرْقَاةِ سَقَطْتَ، وَالرَّأْيُ مِثْلُ الْمَرْجِ.(۱)

خطیب بغدادی نے ہی ابن المدینی سے روایت بیان کی کہ ابو سعید حداد نے کہا ہے: سند زینوں اور سیڑھیوں کی طرح ہے۔ جب تیرا پاؤں سیڑھی سے پھسل جائے گا تو تو گر جائے گا؛ جب کہ رائے زنی چراگاہ میں بلا روک ٹوک چرنے کی طرح ہے (جس سے فتنہ و فساد کی راہیں کھلتی ہیں)۔

رَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، قَالَ: كَانَ ابْنُ شِهَابٍ إِذَا حَدَّثَ أَتٰى بِالْإِسْنَادِ،

---

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/۳۹۳، وابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ۲۴/۱، وذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/ ۲۱-۲۲۔

وَيَقُوْلُ: لَا يَصْلُحُ أَنْ يُرْقَى السَّطْحُ إِلَّا بِدَرَجَةٍ.(١)

ابن ابی حاتم رازی نے یعقوب بن محمد بن عیسی سے روایت کیا ہے کہ ابن شہاب جب کوئی حدیث بیان کرتے تو اس کی سند کا ذکر کرتے اور فرماتے: یہ ممکن نہیں ہے کہ چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھا جائے۔

رَوَى ابْنُ حِبَّانَ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: اَلإِسْنَادُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ. إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سِلَاحٌ، فَبِأَيِّ شَيْءٍ يُقَاتِلُ؟(٢)

امام ابن حبان اور خطیب بغدادی حضرت سفیان ثوری کا قول روایت کرتے ہیں: اِسناد مومن کا اسلحہ ہے۔ جب اس کے پاس اس کا اسلحہ ہی نہیں ہوگا تو وہ (باطل کے خلاف) کس چیز کے ساتھ جنگ لڑے گا؟

١٨. رَوَى ابْنُ الْأَثِيْرِ الْجَزَرِيُّ عَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ:

---

(١) ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ١/١/١٦۔

(٢) أخرجه ابن حبان في كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٧، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٤٢، وابن الأثير الجزري في جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ١/٧٤۔

١٨: ذكره ابن الأثير الجزري في جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ،

إِذَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالسُّنَنِ وَالْأَحْكَامِ، تَشَدَّدْنَا فِي الْأَسَانِيْدِ، وَإِذَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ وَمَا لَا يَضَعُ حُكْمًا وَلَا يَرْفَعُهُ، تَسَاهَلْنَا فِي الْأَسَانِيْدِ، وَلَوْلَا الْأَسَانِيْدُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ.

ابن اثیر جزری نے امام احمد بن حنبل سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: جب ہم حلال و حرام، سنن و احکام کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں تو اسانید میں سختی سے کام لیتے ہیں، اور جب آپ سے فضائلِ اعمال، یا جن روایتوں سے نہ حکم لگانا ثابت ہوتا ہو نہ ان سے حکم اٹھانا ثابت ہوتا ہو تو ان کے بارے میں ہم اسانید میں نرمی برتتے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اسانید نہ ہوتیں تو ہر شخص جو چاہتا وہ کہتا پھرتا۔

١٩. رَوَى الْحَاكِمُ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زَرِيْعٍ، قَالَ:

.... ١/٧٤۔

١٩: أخرجه الحاكم في المدخل إلى الإكليل/٣٠، وابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٧، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث/٤٤، وذكره ابن الأثير الجزري في جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ١/٧٤، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى، ١/٣١٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٨/٢٩٨۔

لِكُلِّ دِيْنٍ فُرْسَانٌ، وَفُرْسَانُ هٰذَا الدِّيْنِ أَصْحَابُ الْأَسَانِيْدِ.

امام حاکم اور خطیب بغدادی نے یزید بن زریع سے روایت کیا ہے: ہر دین کے کچھ شاہ سوار ہوتے ہیں، اور اِس دین کے شاہ سوار اَصحابِ اسانید ہیں۔

فَضْلُ الْإِسْنَادِ الْعَالِي

﴿عالی سند کی فضیلت﴾

٢٠. قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: طَلَبُ الإِسْنَادِ الْعَالِي سُنَّةٌ عَمَّنْ سَلَفَ.

رَوَاهُ ابْنُ الصَّلَاحِ.

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے: عالی سند کا طلب کرنا سلف صالحین کی سنت ہے۔

اسے امام ابن الصلاح نے روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَحْمَدُ عَنِ الرَّجُلِ يَطْلُبُ الإِسْنَادَ الْعَالِيَ؟ قَالَ: طَلَبُ الإِسْنَادِ الْعَالِي سُنَّةٌ عَمَّنْ سَلَفَ، لِأَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَرْحَلُوْنَ مِنَ الْكُوْفَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْ عُمَرَ، وَيَسْمَعُوْنَ مِنْهُ.(١)

٢٠: أخرجه ابن الصلاح في علوم الحديث/ ١٥٠۔

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٣۔

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام احمد بن حنبلؒ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو عالی سند طلب کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: عالی سند کا طلب کرنا سلف صالحین کی سنت ہے، کیونکہ حضرت عبد اللہ کے اَصحاب کوفہ سے مدینہ کی طرف سفر کرتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے علم حاصل کرتے اور ان سے براہِ راست احادیث کا سماع کرتے تھے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢١. قِيْلَ لِيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ: مَا تَشْتَهِي؟ قَالَ: بَيْتٌ خَالِيٌّ وَإِسْنَادٌ عَالِيٌّ.

رَوَاهُ ابْنُ الصَّلَاحِ.

یحییٰ بن معین سے ان کے مرضِ وصال میں پوچھا گیا: آپ کی کیا خواہش ہے؟ تو آپ نے فرمایا: خالی گھر اور عالی سند۔

اسے امام ابن الصلاح نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ الطُّوْسِيِّ الزَّاهِدِ الْعَالِمِ، أَنَّهُ قَالَ: قُرْبُ

٢١: ذكره ابن الصلاح في علوم الحديث/ ١٥٠۔

٢٢: ابن الصلاح في علوم الحديث/١٥١، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٣، وذكره الطيبي

الإِسْنَادِ قُرُبٌ إِلَى اللهِ ﷻ.

رَوَاهُ ابْنُ الصَّلَاحِ.

بہت بڑے زاہد اور عالم محمد بن اسلم الطّوسی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: سند کا قرب اللہ تعالیٰ کا قرب ہے۔

اسے امام ابن الصلاح نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الصَّلَاحِ بَعْدَ رِوَايَةِ هٰذَا الْقَوْلِ: وَهٰذَا كَمَا قَالَ: لِأَنَّ قُرُبَ الإِسْنَادِ قُرُبٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَالْقُرُبُ إِلَيْهِ قُرُبٌ إِلَى اللهِ ﷻ.(۱)

امام ابن الصلاح اس قول کو روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں: اور یہ اس طرح ہے کہ سند کا قرب رسول اللہ ﷺ کا قرب ہے، اور آپ ﷺ کا قرب اللہ تعالیٰ کا قرب ہے۔

۲۳. عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ

.... في الخلاصة في أصول الحديث/٥٥۔

(١) قاله ابن الصلاح في علوم الحديث/١٥١، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٣۔

٢٣: أخرجه الرامهرمزي في المحدث الفاصل بين الراوي والواعي/٢٣٦، الرقم/١٣٦، والخطيب البغدادي في الجامع

يَطْلُبِ الإِسْنَادَ يَعْنِي التَّعَالِيَ فِيهِ.

رَوَاهُ الرَّامَهُرْمُزِيُّ وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ.

شعبہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: بندہ اس وقت تک اپنے دین کے معاملہ میں بے راہ رَو اور غیر پختہ رہتا ہے جب تک وہ سند طلب نہیں کرتا یعنی عالی سند رکھنے والے شیخ / اُستاد سے دین حاصل نہیں کرتا۔

اسے امام رامہرمزی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْحَاكِمُ فِي ’مَعْرِفَةِ عُلُومِ الْحَدِيثِ‘: طَلَبُ الإِسْنَادِ الْعَالِي سُنَّةٌ صَحِيحَةٌ.(١)

امام حاکم نے اپنی کتاب ’معرفۃ علوم الحدیث‘ میں کہا ہے: عالی سند کو طلب کرنا سنت صحیحہ ہے۔

قَالَ الطِّيبِيُّ فِي الْخُلاصَةِ: اَلإِسْنَادُ خَصِيصَةٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَسُنَّةٌ مِنَ السُّنَنِ الْبَالِغَةِ، وَطَلَبُ الْعُلُوِّ فِيهِ سُنَّةٌ أَيْضًا وَلِذٰلِكَ اسْتَحَبَّهُ الرِّحْلَةُ، وَعُلُوُّهُ بِبُعْدٍ مِنَ الْخَلَلِ وَالْمُتَطَرِّقُ إِلٰى كُلِّ رَاوٍ.

.... لأخلاق الراوي وآداب السامع، ١/١٢٤، الرقم/١٢٢۔

(١) قاله الحاكم في معرفة علوم الحديث/٥۔

وَالْعُلُوُّ الْمَطْلُوبُ فِي الْحَدِيْثِ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ:

(١) أَحَدُهَا: اَلْقُرْبُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ نَظِيْفٍ، كَأُحَادِيَّاتِ وَثُنَائِيَّاتِ الإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَثُلَاثِيَّاتِ الْبُخَارِيِّ.

(٢) اَلْقُرْبُ مِنْ إِمَامٍ مِنْ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَإِنْ كَثُرَ الْعَدَدُ مِنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

(٣) الْعُلُوُّ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى رَاوِيَةِ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ أَوْ أَحَدِهِمَا أَوْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْكُتُبِ الْمُعْتَمَدَةِ.

(٤) الْعُلُوُّ بِتَقَدُّمِ وَفَاةِ الرَّاوِي.

(٥) الْعُلُوُّ بِتَقَدُّمِ السَّمَاعِ وَكَثِيْرٌ مِنْ هٰذَا يَدْخُلُ فِي الَّذِيْ قَبْلَهُ مِنْ حَيْثُ قُرْبِ الزَّمَانِ لَا مِنْ حَيْثُ احْتِمَالِ حَذْفِ الْوَاسِطَةِ لِأَنَّ الْاِحْتِمَالَ فِي الْوَفَاةِ أَقْوٰى وَهُوَ يَمْتَازُ بِهِ عِنْدَمَا يَسْمَعُ شَخْصَانِ مِنْ شَيْخٍ وَسَمَاعُ أَحَدِهِمَا مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً مَثَلاً، وَسَمَاعُ الآخِرِ مِنَ الْأَرْبَعِيْنَ. هٰذَانِ وَإِنْ تَسَاوَيَا فِي الْعَدَدِ إِلَيْهِمَا وَعَدَمِ الْوَاسِطَةِ؛ فَالْأَوَّلُ أَعْلٰى.

وَاللهُ أَعْلَمُ.(۱)

امام طیبی نے 'الخلاصة في أصول الحديث' میں لکھا ہے:

(علم) الاسناد اِس اُمت کا امتیازی وصف اور حدِ کمال کو پہنچنے والے ضابطوں میں سے ایک ضابطہ ہے۔ اِسی طرح اَعلیٰ سند کا طلب کرنا بھی ایک ضابطہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طلبِ (حدیث) میں سفر کرنے والوں (یعنی محدثین) نے اسے پسند کیا ہے۔ اِسناد کا خلل (عیب) سے پاک ہونا ہی عالی مرتبہ ہونا ہے۔ اسناد ہی کے ذریعے ہر راوی کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

علم الحدیث میں پانچ اَقسام کے علو مطلوب ہوتے ہیں:

(۱) سند صحیح کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے قربِ زمانی رکھنا، جیسا کہ امام ابو حنیفہ کی اُحادیات (وہ احادیث جن میں رسولِ اکرم ﷺ تک ایک واسطہ ہو) اور ثنائیات (جن میں دو واسطے ہوں) اور امام بخاری کی ثلاثیات (جن میں تین واسطے ہوں)۔

(۲) اَئمہ حدیث میں سے کسی امام کے ساتھ قربت اگرچہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے میں رُواۃ کی کثیر تعداد ہو۔

(۳) صحیح بخاری، صحیح مسلم یا ان دونوں میں سے کسی ایک یا ان دونوں کے علاوہ بھی دیگر معتمد کتب کی روایت میں سند کا عالی ہونا۔

---

(۱) ذكره الطيبي في الخلاصة في أصول الحديث/٥٥-٥٦۔

(۴) راوی کی وفات کے تقدم کے ذریعے علو ہونا (جیسے دو اِسناد میں رُواۃ کی تعداد برابر ہو تو ان میں سے اُسے علو حاصل ہوگا جس میں راوی کی وفات دوسرے کی نسبت پہلے ہوئی ہو)۔

(۵) حدیث کے سماع میں اوّلیت و سبقت کے اِعتبار سے حدیث کا عالی مرتبہ ہونا (یعنی شیخ سے سماع کرنے میں سبقت لے جانے کے اِعتبار سے حدیث کا عالی مرتبہ ہونا)۔ اِس نوع کی زیادہ تر احادیث مذکورہ بالا قسم میں داخل ہوتی ہیں یعنی حضور نبی اکرم ﷺ سے زمانہ قریب ہونے کے اِعتبار سے نہ کہ حذفِ واسطہ کے احتمال کی بنا پر کیونکہ وفات میں اِحتمال قوی ہے (جس کی وجہ سے واسطہ کم ہوجاتا ہے)۔ یہ اُس وقت ممتاز ہوتا ہے جب دو شخص ایک ہی شیخ سے سنتے ہیں اور ان میں سے ایک کا سماع اس سے ساٹھ سال پہلے ہوا جب کہ دوسرے کا سماع ان سے چالیس سال پہلے ہو۔ دونوں اگرچہ اُس سے روایت کرنے میں عدد کے اِعتبار سے مساوی ہیں اور اُن کے درمیان کوئی واسطہ بھی نہیں ہے، تاہم (ان دونوں میں سے) پہلے والا اَعلیٰ (یعنی اس کی سند عالی) ہے۔

اِسْتِحْبَابُ الإِخْبَارِ عَنِ الشُّيُوْخِ الَّذِيْنَ أُخِذَ عَنْهُمُ الْعِلْمُ

﴿جن شیوخ سے علم حاصل کیا ہو، اُن کے حوالے سے آگے بیان کرنا مستحب ہے﴾

٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ قَالَ: لَا بَأْسَ إِذَا قَرَأَ الْعِلْمَ عَلَى الْعُلَمَاءِ فَأَخْبَرَ بِهِ، لَا بَأْسَ أَنْ يَقُوْلَ أَخْبَرَنَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص علماء کے سامنے علم (حدیث) کی قرأت کرے، پھر اسے آگے روایت کر دے، نیز اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ وہ (روایت کرتے وقت) أَخْبَرَنَا کہے کہ ہمیں فلاں شیخ نے بتایا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٠٣۔

٢٥. عَنْ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ، قَالَ: لَمَّا وَدَّعْتُ مَالِکَ بْنَ أَنَسٍ، قَالَ لِي: اتَّقِ اللهَ، وَانْظُرْ مِمَّنْ تَأْخُذُ هٰذَا الشَّانَ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

خطیب بغدادی نے خالد بن خداش سے روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے حضرت مالک بن انس کو الوداع کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس چیز پر دھیان رکھو کہ یہ شان یعنی (علمِ حدیث) کس سے لے رہے ہو۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٥: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢٤۔

اَلْحَثُّ عَلٰى أَخْذِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَضَرُوْرَةُ الإِسْنَادِ فِي الْأَخْذِ مِنْهُمْ

﴿صرف اَہلِ سنت شیوخِ علم سے اَخذِ علم کی تاکید اور ان سے اَخذِ علم کے لیے ضرورتِ اِسناد﴾

٢٦. عَنِ الإِمَامِ ابْنِ سِيرِيْنَ، قَالَ: لَمْ يَكُوْنُوْا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ، قَالُوْا: سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ، فَيُنْظَرُ إِلٰى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ، وَيُنْظَرُ إِلٰى أَهْلِ الْبِدَعِ فَلَا يُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں: پہلے لوگ سند حدیث کی تحقیق نہیں کرتے تھے لیکن جب فتنوں کا دور آیا تو لوگ (حدیث کی ثقاہت معلوم کرنے کے لیے) مطالبہ کرتے کہ ہمیں اپنے رجالِ حدیث کے نام بیان کرو۔ جس حدیث کی سند میں اہل سنت راوی ہوتے اس سے مروی حدیث کو لے لیا جاتا اور جس کی سند میں اہل بدعت ہوتے اس کی حدیث کو نہ لیا جاتا۔

٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، المقدمة، ١/١٥، والترمذي في العلل/٧٣٩۔

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ النَّاسُ لَا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الإِسْنَادِ حَتّٰى وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوْا عَنِ الإِسْنَادِ لِيُحَدَّثَ حَدِيْثُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَيُتْرَکَ حَدِيْثُ أَهْلِ الْبِدْعَةِ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام محمد بن سیرین سے ہی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ اِسناد کی صحت کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے، یہاں تک کہ (وضع حدیث کا) فتنہ در آیا۔ جب یہ فتنہ در آیا تو لوگ اسناد کے بارے پوچھنے لگے تاکہ اہل سنت کی حدیث کو آگے روایت کیا جائے اور اہل بدعت کی حدیث کو ترک کیا جائے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: كَانُوا لَا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الإِسْنَادِ حَتّٰى كَانَ بِآخِرَةٍ، فَكَانُوْا يَسْأَلُوْنَ عَنِ الإِسْنَادِ لِيَنْظُرُوْا، فَمَنْ كَانَ صَاحِبَ سُنَّةٍ كَتَبُوْا عَنْهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَ سُنَّةٍ

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢٢۔

لَمْ يَكْتُبُوا عَنْهُ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام ابن سیرین سے یہ بھی مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: اوائل دور میں لوگ اسناد کے بارے میں نہیں پوچھا کرتے تھے، یہاں تک کہ اس دور کا آخری زمانہ آیا (جب فتنہ وضعِ حدیث وقوع پذیر ہوگیا) تو اہل علم اسناد کے بارے میں پوچھنے لگے تاکہ (صحیح اور غلط میں) جانچ پڑتال کرسکیں۔ جو صاحبِ سنت ہوتا تو اس سے حدیث لکھ لیتے اور جو صاحبِ سنت نہ ہوتا اس سے حدیث نہ لکھتے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رَجَبٍ، قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ دِيْنٌ، فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ عَمَّنْ يَأْخُذُ دِيْنَهُ.(٢)

ابن رجب حنبلی کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ امام ابن سیرین نے فرمایا: یہ حدیث سراسر دین ہے۔ پس انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ اپنا دین کس سے لے رہا ہے۔

وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِالْحَدِيْثِ

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢٢۔

(٢) ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/١٨۔

يُنْكِرُهُ لَمْ يُقْبِلْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الإِقْبَالَ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: إِنِّي لَا أَتَّهِمُكَ وَلَا أَتَّهِمُ ذَاكَ، وَلٰكِنْ لَا أَدْرِي مَنْ مُلَيِّنُكَ.(١)

رَوَاهُ الْعُقَيْلِيُّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

امام محمد بن سیرین کے بارے میں مروی ہے کہ جب کوئی شخص انہیں ایسی حدیث روایت کرتا جسے وہ منکر (غیر معروف) سمجھتے تو وہ اس کی طرف کوئی خاص رغبت نہ دکھاتے۔ پھر وہ اس حدیث کو بیان کرنے والے سے کہتے: نہ میں تجھے تہمت لگاتا ہوں اور نہ ہی اس حدیث کو، لیکن میں نہیں جانتا تمہیں (روایت کے معاملہ میں) کس نے نرم بنا دیا ہے (کہ تم اسناد کی تنقیح کے بغیر روایت کو قبول کرکے آگے بیان کر رہے ہو)۔

اسے عقیلی اور ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ فِي مَرَضِهٖ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللهَ، يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، وَانْظُرُوا

---

(١) ذكره العقيلي في الضعفاء، ١/١٢، وابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢٢۔

عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثَ، فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

حماد بن زید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں اَنس بن سیرین کے پاس ان کے مرضِ وصال میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: اے گروہِ نوجواناں! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ غور کرو کہ یہ احادیث کس سے لے رہے ہو (یعنی ان کا سماع اور اَخذ و قبول کن سے کر رہے ہو) کیونکہ یہ تمہارا دین ہیں۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٧. رَوَى الإِمَامُ أَحْمَدُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ نُوحٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: إِنَّمَا سُئِلَ عَنِ الإِسْنَادِ أَيَّامَ الْمُخْتَارِ.

رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

امام احمد بن حنبل نے جابر بن نوح سے، انہوں نے اَعمش سے، انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے: مختار ثقفی کے دورِ

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٢٢، وابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ١/١/١٥-١٦، وابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٢۔

٢٧: ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/١٨۔

حکومت میں علم و خبر کے حوالے سے ثقہ اور غیر ثقہ میں تمیز کی خاطر اِسناد کے بارے میں چھان بین شروع ہو گئی تھی۔

اسے ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

۲۸. وَذُكِرَ لِحَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِأَحَادِيْثَ، فَقَالَ: مَا أَجْوَدَهَا لَوْ كَانَ لَهَا أَجْنِحَةٌ يَعْنِي الْأَسَانِيْدَ.

ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ.

امام سخاوی روایت کرتے ہیں: حماد بن زید کے سامنے کچھ احادیث بیان کی گئیں تو انہوں نے فرمایا: یہ احادیث کتنی اچھی ہیں، کاش ان کے پَر بھی ہوتے یعنی (احادیث کی) اسانید بھی ساتھ ہوتیں۔

اسے امام سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

۲۹. قَالَ مَطَرٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾(۱) قَالَ: إِسْنَادُ الْحَدِيْثِ.

۲۸: ذكره السخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ۳/۴۔

(۱) الأحقاف، ۴۶/۴۔

۲۹: ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/۲۳، وذكره السيوطي في تدريب الراوي، ۲/۱۶۰۔

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

حافظ ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے کہ مطر نے اللہ تعالیٰ کے قول - ﴿اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ﴾ '(اگلوں کے) علم کا بقیہ حصہ' - کے بارے میں فرمایا ہے: اس سے مراد احادیث کی اسانید ہیں۔

اسے ابن رجب حنبلی نے ذکر کیا ہے۔

٣٠. قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ: تَعْرِفُ أَحَداً مِنَ التَّابِعِيْنَ كَانَ يَنْتَقِي الرِّجَالَ كَمَا كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَنْتَقِيْهِمْ؟ فَقَالَ بِرَأْسِهِ، أَي: لَا.

ذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: کیا آپ کسی تابعی کو جانتے ہیں جو راویوں کو اس طرح (چھان بین کر کے) چنتا ہو، جس طرح امام محمد بن سیرین چنتے تھے؟ انہوں نے (نفی میں) اپنا سر ہلا کر کہا: نہیں۔

اسے ابن رجب حنبلی نے ذکر کیا ہے۔

٣١. رَوَى ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا تَسْمَعُوْا مِنْ أَهْلِ

٣٠: ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/١٨۔

٣١: أخرجه ابن أبي حاتم في الجرح والتعديل، ٢/٣٣، وذكره ابن

الْأَهْوَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں: خواہش پرست یعنی لالچی لوگوں سے علم و روایت کا سماع نہ کیا کرو۔

اسے ابن ابی حاتم رازی اور ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

.... رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/۱۹۔

اَلتَّحْذِيرُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ وَرِوَايَتِهٖ بِلَا إِسْنَادٍ

﴿بلا اِسناد علم حاصل کرنے اور روایت کرنے کا نقصان اور اُس کی ممانعت﴾

٣٢. عَنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ الْعِلْمَ بِلَا حُجَّةٍ كَمَثَلِ حَاطِبِ لَيْلٍ، يَحْمِلُ حُزْمَةَ حَطَبٍ وَفِيْهِ أَفْعٰى تَلْدَغُهٗ، وَهُوَ لَا يَدْرِي.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ.

امام شافعی (م۲۰۴ھ) نے فرمایا ہے: اس شخص کی مثال جو بلا تحقیق و بلا دلیل علم طلب کرتا ہے، رات کے وقت لکڑیاں اکٹھی کرنے والے کی طرح ہے، جو لکڑیوں کا ایسا گٹھا اٹھاتا ہے جس میں سانپ بھی ہوتا ہے، جس سے وہ بے خبر ہے، اور وہ سانپ اُسے (بے خبری میں) ڈس لیتا ہے۔

اسے امام بیہقی نے اپنی کتاب 'المدخل في السنن الكبرىٰ' میں روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ أَيْضًا، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي يَطْلُبُ الْحَدِيْثَ بِلَا إِسْنَادٍ كَمَثَلِ حَاطِبِ لَيْلٍ.(١)

٣٢: أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/١ ٢١١۔

(١) ذكره السخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ٣/٤۔

ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ.

امام شافعی سے ہی مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: بلا اسناد حدیث طلب کرنے والے کی مثال رات کو لکڑیاں اکٹھی کرنے والے کی سی ہے۔

اسے سخاوی نے ذکر کیا ہے۔

٣٣. رَوَى السَّخَاوِيُّ: قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: إِنَّهَا لَوْ بَطَلَتِ (الإِجَازَةُ) لَضَاعَ الْعِلْمُ.

ذَكَرَهُ السَّخَاوِيُّ.

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اگر اجازت (سند) باطل ہو جائے تو علم ضائع ہو جائے (یعنی علم وخبر کی ثقاہت اور برکت ختم ہو جاتی ہے)۔

اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: إِنَّ الْحَدِيْثَ بِلَا إِسْنَادٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَإِنَّ الإِسْنَادَ دُرُجُ الْمُتُونِ، بِهٖ يُوْصَلُ إِلَيْهَا.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

٣٣: ذكره السخاوي في فتح المغيث شرح ألفية الحديث للعراقي، ٦٩/٢۔

٣٤: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/٣٩٣۔

ابن عیینہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: بلا اِسناد حدیث کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور بے شک سند کی حیثیت متون کی سیڑھی کی ہے، اسی کے ذریعے ہی ان متون تک پہنچا جاتا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: أَلَا أُحَدِّثُکَ؟ قَالَ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: أَعَنِ الْأَحْيَاءِ تُحَدِّثُنِي أَمْ عَنِ الْأَمْوَاتِ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ عَنِ الْأَحْيَاءِ. قَالَ: فَـلَا تُحَدِّثُنِي عَنِ الْأَحْيَاءِ.

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

ابن عون نے شعبی سے کہا: کیا میں آپ کو حدیث بیان نہ کروں؟ امام شعبی نے کہا: کیا آپ مجھے زندوں سے مروی حدیث بیان کریں گے یا وفات پا جانے والوں سے؟ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: بلکہ زندوں سے مروی حدیث سناؤں گا۔ آپ نے کہا: زندوں سے مروی حدیث مجھے بیان نہ کرو (یعنی وہ ہمارے ہی ہم عصر ہیں، پہلوں کی روایت عالی سند کی حامل اور زیادہ ثقاہت پر مشتمل ہوگی)۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: ذَاكَرْتُ

٣٥: أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٣٩۔

الشَّافِعِيَّ يَوْمًا بِحَدِيْثٍ وَّأَنَا غُلَامٌ، فَقَالَ: مَنْ حَدَّثَکَ بِهٖ؟ فَقُلْتُ: أَنْتَ. فَقَالَ: مَا حَدَّثْتُکَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ، فَهُوَ كَمَا حَدَّثْتُکَ، وَإِيَّاکَ وَالرِّوَايَةَ عَنِ الْأَحْيَاءِ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

ایک روایت میں ابن عبد الحکم بیان کرتے ہیں: میں نے نوعمری میں ایک دن امام شافعی کے سامنے ایک حدیث ذکر کی۔ انہوں نے پوچھا: تمہیں یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: آپ نے۔ اس پر انہوں نے فرمایا: جو چیز میں نے تمہیں بیان کی ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جسے میں نے بیان کی ہے مگر زندوں سے روایت کرنے سے بالعموم اجتناب کیا کرو۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. قَالَ الْحَاكِمُ النَّيْسَابُوْرِيُّ: فَلَوْلَا الْإِسْنَادُ وَطَلَبُ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ لَهٗ، وَكَثْرَةُ مُوَاظَبَتِهِمْ عَلٰى حِفْظِهٖ لَدُرِسَ مَنَارُ الإِسْلَامِ، وَلَتَمَكَّنَ أَهْلُ الْإِلْحَادِ وَالْبِدَعِ فِيْهِ بِوَضْعِ الْأَحَادِيْثِ، وَقَلْبِ الْأَسَانِيْدِ. فَإِنَّ الْأَخْبَارَ إِذَا تَعَرَّتْ عَنْ وُجُوْدِ الْأَسَانِيْدِ فِيْهَا كَانَتْ بُتْرًا.

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية/١٤٠۔

٣٦: قاله الحاكم في معرفة علوم الحديث/٦۔

ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ إِلٰى عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيْمٍ الْهَمْدَانِيِّ (م ۱٤۷ھ)، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، وَعِنْدَهُ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: فَجَعَلَ ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ: قَاتَلَکَ اللهُ يَا ابْنَ أَبِي فَرْوَةَ، مَا أَجْرَأَکَ عَلَى اللهِ، لَا تُسْنِدُ حَدِيْثَکَ؟ تُحَدِّثُنَا بِأَحَادِيْثَ لَيْسَ لَهَا خُطُمٌ، وَلَا أَزِمَّةٌ.

امام حاکم نیشاپوری کہتے ہیں: اگر علم الاسناد نہ ہوتا، ائمہ و محدثین اسے طلب نہ کرتے اور اسناد کی حفاظت میں وہ بہت زیادہ ثابت قدمی نہ دکھاتے، تو منارۂ اسلام منہدم ہو چکا ہوتا، اور اہلِ اِلحاد اور اہلِ بدعات یقیناً احادیث وضع کرنے اور اسانید کو الٹ پلٹ کرنے پر قادر ہوجاتے۔ بے شک احادیث جب اسانید سے تہی دامن ہوں گی تو وہ اصل سے کٹی ہوئی ہوں گی۔

پھر امام حاکم نے عتبہ بن ابی حکیم الہمدانی (م۱۴۷ھ) تک اپنی سند بیان کرتے ہوئے ان سے روایت کیا کہ وہ اسحاق بن ابی فروہ کے پاس تھے، اور امام زہری بھی ان کے ہاں موجود تھے۔ عتبہ بن ابی حکم بیان کرتے ہیں: ابن ابی فروہ (سند بیان کیے بغیر) کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس پر امام زہری نے انہیں کہا: اے ابن ابی فروہ! اللہ تمہیں غارت کرے، تو اللہ تعالیٰ پر کتنی جسارت کر رہا ہے (یعنی تو خوفِ خدا سے عاری ہے)، تم اپنی

حدیث کی سند بیان نہیں کرتے؟ تم ہمیں ایسی احادیث بیان کرتے ہو جن کی نہ نکیل ہے نہ لگام (یعنی بغیر سند کے ہیں)۔

مَنْعُ أَخْذِ الْعِلْمِ عَنْ غَيْرِ أَهْلِهِ

﴿نا اہل شخص سے علم لینے کی ممانعت﴾

٣٧. عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ، قَالَ: قِيْلَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ: إِنَّ أُنَاساً يَجْلِسُوْنَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَأْهِلُوْنَ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: كُلُّ مَنْ جَلَسَ جَلَسَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَصَاحِبُ السُّنَّةِ إِذَا مَاتَ أَحْيَى اللهُ ذِكْرَهُ، وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذْكَرُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

امام ترمذی نے یحییٰ بن آدم سے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر بن عیاش سے کہا گیا: بے شک بعض لوگ (مسندِ علم پر) بیٹھتے ہیں اور لوگ بھی سیکھنے کے لیے ان کے پاس بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ اس چیز کے اہل نہیں ہوتے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس پر ابوبکر بن عیاش نے کہا: ہر وہ شخص جو (مسندِ علم پر) بیٹھا ہو اور لوگ بھی اس کے پاس (حصولِ علم کے لیے) بیٹھتے ہوں اس سے وہ معتمد اور ثقہ عالم نہیں قرار پاتا۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ سنت و سیرت عالم کا ذکر (اُس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی) زندہ رکھتا ہے جب کہ بدعتی کا ذکر (پسِ مرگ) ختم جاتا ہے۔

٣٧: أخرجه الترمذي في العلل الصغير/٧٣٩.

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئِ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ رَجَعَ عَنْ بِدْعَتِهِ، وَجَعَلَ يَقُوْلُ: انْظُرُوْا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَهُ، فَإِنَّا كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا رَأْيًا جَعَلْنَاهُ حَدِيْثًا.

رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

ابو عبد الرحمٰن المقری، ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اَہلِ بدعت لوگوں میں سے ایک شخص کو سنا جو اپنی بدعت سے رجوع کر چکا تھا۔ وہ کہنے لگا: حدیث کے بارے میں خوب غور کرو کہ یہ کس سے لے رہے ہو، بے شک ہم (یعنی اَہلِ بدعت و ہواء اپنے دورِ فتن میں) علم کے باب میں جب کوئی رائے سنتے تھے تو اسے حدیث قرار دے دیتے تھے، (اس لیے راوی کے بارے میں خوب تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں وہ اَہلِ بدعت و فتنہ میں سے تو نہیں ہے)۔

اسے ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

۳۹. رَوَى ابْنُ حِبَّانَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ، قَالَ: لَو أَنَّ لِرَجُلٍ

۳۸: ذكره ابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/۱۹۔

۳۹: ذكره ابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ۱/۲۳، وابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/۱۵۔

عَلٰى رَجُلٍ دَرَاهِمَ، ثُمَّ جَحَدَهُ أَخَذَهَا مِنْهُ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ عَدْلَيْنِ، فَدِيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُؤْخَذَ فِيْهِ بِالْعُدُوْلِ.

امام ابن حبان اپنی سند کے ساتھ بہز بن اسد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اگرکسی شخص کے کسی دوسرے شخص کے ذمے کچھ درہم ہوں، اور وہ شخص (دینے سے) انکار کر دے تو (دراہم کا مالک) اس سے دو عادل گواہوں کی شہادت کے ساتھ اپنے درہم واپس لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کا دین (قرض کے درہموں سے) زیادہ حق دار ہے کہ یہ بڑے عادل لوگوں سے حاصل کیا جائے۔

٤٠. عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا يُعْلَمُ صِحَّةُ الْحَدِيْثِ بِصِحَّةِ الإِسْنَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شعبہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ بے شک حدیث کی صحت کا علم، اِسناد کی صحت کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔

اسے ابن عبد البر اور ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

٤٠: أخرجه ابن عبد البر في التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، ١/٥٧، وابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

٤١ . عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: كُلُّ حَدِيْثٍ لَيْسَ فِيْهِ 'حَدَّثَنَا، وَأَخْبَرَنَا'، فَهُوَ مِثْلُ الرَّجُلِ بِالْفَلَاةِ مَعَهُ الْبَعِيْرُ لَيْسَ لَهُ خِطَامٌ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الْمَجْرُوْحِيْنَ.

شعبہ کا قول ہے: ہر وہ حدیث جس میں **حدثنا یا أخبرنا** کے الفاظ نہ ہوں وہ اس شخص کی طرح ہے جو ویران اور بنجر زمین پر ہو اور اس کے پاس اس کا اونٹ بغیر لگام کے ہو۔

اسے ابن حبان نے 'المجروحین' میں روایت کیا ہے۔

وَعَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: مَا ذَهَابُ الْعِلْمِ إِلَّا ذَهَابُ الإِسْنَادِ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ.

امام اوزاعی فرماتے ہیں: علم کا ختم ہو جانا، اِسناد کے ختم ہو جانے

٤١: ذكره ابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ١/٢٧، وابن الأثير الجزري في جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ١/٧٤۔

(١) أخرجه ابن عبد البر في التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد، ١/٥٧، وابن رجب الحنبلي في شرح علل الترمذي/٢١۔

سے ہی عبارت ہے۔

اسے ابن عبد البر اور ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنِ الإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: الْحَدِيْثُ إِذَا لَمْ تُجْمَعُ طُرُقُهُ لَمْ تَفْهَمْهُ، وَالْحَدِيْثُ يُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام احمد بن حنبل کا قول ہے: جب تک حدیث کے تمام طرق کو جمع کر کے نہ دیکھا جائے، آپ اس حدیث کا حکم صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے، اور بعض احادیث، دیگر کی تفسیر کرتی ہیں اور یوں سب روایات کو اکٹھا دیکھنے سے صحیح اور پورا مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، قَالَ: احْفَظْ، لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ إِمَامًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَا يَصِحُّ مِمَّا لَا يَصِحُّ، وَحَتّٰى لَا يَحْتَجَّ بِكُلِّ شَيْءٍ، وَحَتّٰى يَعْلَمَ مَخَارِجَ الْعِلْمِ.(٢)

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/٢١٢، الرقم/١٦٤٠۔

(٢) أخرجه البيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى/١٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٩/٣، وذكره شرح علل الترمذي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

عبد الرحمٰن بن مہدی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ بات یاد رکھو کہ، آدمی کے لیے اس وقت تک امام (یعنی علم میں پیشوا اور مقتدا) بننا جائز نہیں، جب تک اسے صحیح اور غیر صحیح کی پہچان نہ ہو جائے، اور جب تک وہ ہر علمی اَمر سے دلیل اَخذ کرنے کے قابل نہ ہو جائے، اور جب تک وہ علم کے سرچشموں جملہ مصادر اور مآخذ سے آگاہ نہ ہو جائے۔

اسے امام بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: لَا تَنْظُرُوْا إِلَى الْحَدِيْثِ، وَلٰكِنِ انْظُرُوْا إِلَى الإِسْنَادِ، فَإِنْ صَحَّ الإِسْنَادُ؛ وَإِلَّا فَلَا تَغْتَرَّ بِالْحَدِيْثِ إِذَا لَمْ يَصِحَّ الإِسْنَادُ.(۱)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ متن حدیث کی طرف نہ دیکھو بلکہ حدیث کی سند کی طرف دیکھو۔ اگر سند صحیح ہے تو حدیث بھی صحیح ہے،

.... لابن رجب/۷۸، والذهبي في تاريخ الإسلام، ۱۳/۲۸۲۔

(۱) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۲/۲۰۱، الرقم/۱۳۰۱۔

ورنہ اس حدیث پر نہ اِتراؤ جس کی سند صحیح نہیں ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاهِرٍ إِذَا سَأَلَنِي عَنِ الْحَدِيْثِ فَذَكَرْتُهُ بِلاَ إِسْنَادٍ سَأَلَنِي عَنْ إِسْنَادِهِ، وَيَقُوْلُ: رِوَايَةُ الْحَدِيْثِ بِلاَ إِسْنَادٍ مِنْ عَمَلِ الذِّمِّيِّ، فَإِنَّ إِسْنَادَ الْحَدِيْثِ كَرَامَةٌ مِنَ اللهِ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.(۱)

رَوَاهُ التَّمِيْمِيُّ السَّمْعَانِيُّ.

اسحاق بن ابراہیم حنظلی بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن طاہر جب مجھ سے حدیث کے بارے میں دریافت کرتے، تو میں انہیں سند کے بغیر ہی متنِ حدیث بیان کر دیتا، پھر وہ مجھ سے اس کی سند کے بارے میں پوچھتے اور کہتے: بلا سند روایتِ حدیث غیر مسلموں کا شیوہ ہے، کیونکہ حدیث کی سند صرف اُمت محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے، (یہ شیوہ اور طریقہ پہلی اُمتوں میں موجود نہ تھا)۔

اسے امام تمیمی سمعانی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْحَدِيْثِ

(۱) ذكره السمعاني في أدب الإملاء والاستملاء/٦۔

أَنْ يَكُوْنَ مِثْلَ الَّذِي يَنْتَقِدُ الدَّرَاهِمَ، فَإِنَّ الدَّرَاهِمَ فِيْهَا الزَّيْفُ وَالْبَهْرَجُ، وَكَذٰلِكَ الْحَدِيْثُ.(١)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

عمرو بن قیس بیان کرتے ہیں: صاحبِ حدیث کے لیے مناسب ہے کہ وہ دراہم کے کھرے کھوٹے کو جاننے والے کی طرح ہو، کیونکہ دراہم کھوٹے اور جعلی بھی ہوتے ہیں اور یہی مثال حدیث کی ہے۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ: الْبَابُ إِذَا لَمْ تُجْمَعْ طُرُقُهُ لَمْ يَتَبَيَّنْ خَطَؤُهُ.(٢)

رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

امام علی بن مدینی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب تک کسی بابِ حدیث کے تمام طرق اکٹھے سامنے موجود نہ ہوں، اس روایت

---

(١) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٠٢، الرقم/١٣٠٢۔

(٢) أخرجه الخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع، ٢/٢١٢، الرقم/١٦٤١، وذكره السيوطي في تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، ١/٢٥٣۔

کی خطا واضح نہیں ہوتی۔

اسے خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ فِي الإِلْمَاعِ: اعْلَمْ أَوَّلًا أَنَّ مَدَارَ الْحَدِيْثِ عَلَى الإِسْنَادِ فِيْهِ، فَبِهِ تَتَبَيَّنُ صِحَّتُهُ وَيَظْهَرُ اتِّصَالُهُ. (١)

قاضی عیاض اپنی کتاب 'الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع' میں کہتے ہیں: آپ سب سے پہلے یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ حدیث کا مدار سند پر ہوتا ہے، اس کے ذریعے حدیث کی صحت وثقاہت واضح ہوتی ہے اور اسی سے حدیث کے متصل ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

وَقَالَ ابْنُ الْأَثِيْرِ الْجَزَرِيُّ فِي الْجَامِعِ: اعْلَمْ أَنَّ الْإِسْنَادَ فِي الْحَدِيْثِ هُوَ الْأَصْلُ، وَعَلَيْهِ الْاِعْتِمَادُ، وَبِهِ تُعْرَفُ صِحَّتُهُ وَسُقْمُهُ. (٢)

---

(١) قاله القاضي عياض في الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد السماع، باب رفع الإسناد في القراءة والتخريج والعمل فيه/١٩٤۔

(٢) قاله ابن الأثير الجزري في جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ١/٧٤۔

امام ابن الاثیر الجزری 'جامع الاصول' میں لکھتے ہیں: (اے اَہلِ علم! اس حقیقت پر) آ گہی حاصل کرلو کہ علمِ حدیث میں اِسناد ہی (قبول اور عدمِ قبول کی) بنیاد اور معیار ہے، اور اسی پر حدیث کا مدار ہے، اور اسی کے ذریعے حدیث کی صحت اور سقم کو پہچانا جاتا ہے۔

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُوْ زُرْعَةَ الْعِرَاقِيُّ: اَلْحَدِيْثُ إِذَا جُمِعَتْ طُرُقُهُ تَبَيَّنَ الْمُرَادُ مِنْهُ، وَلَيْسَ لَنَا أَنْ نَتَمَسَّكَ بِرِوَايَةٍ وَنَتْرُكَ بَقِيَّةَ الرِّوَايَاتِ.(١)

حافظ ابو زُرعہ عراقی نے کہا ہے کہ جب حدیث کے تمام طرق جمع ہو جائیں، تب اس کی مراد واضح ہو جاتی ہے، اور ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم کسی روایت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور باقی تمام روایات کو چھوڑ دیں۔

وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: كَانُوْا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَأْخُذُوْا عَنِ الرَّجُلِ، نَظَرُوا إِلٰى صَلَاتِهٖ وَإِلٰى هَيْئَتِهٖ وَإِلٰى سَمْتِهٖ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ.

ابراہیم سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب اَئمہ حدیث کسی شخص

---

(١) قاله أبو زرعة العراقي في طرح التثريب في شرح التقريب، ١٦٩/٧۔

(٢) ذكره ابن أبي حاتم الرازي في الجرح والتعديل، ١٦/١/١۔

سے روایت لینے کا ارادہ کرتے تو اس کی نماز کو، اس کی ہیئت و شخصیت کو اور عوام میں اس کی شہرت و سیرت کو دیکھتے تھے۔

اسے ابن ابی حاتم رازی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا الرَّجُلَ لِنَأْخُذَ عَنْهُ نَظَرْنَا إِلٰى سَمْتِهٖ وَإِلٰى صَلَاتِهٖ، ثُمَّ أَخَذْنَا عَنْهُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

مغیرہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: جب ہم کسی شخص کے پاس روایت لینے کے لیے آتے تو ہم پہلے اس کی شہرت و سیرت کو اور اس کی نماز اور طرزِ عبادت کو دیکھتے، پھر اس سے روایت لیتے تھے۔

اسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

(۱) ذكره ابن حبان في المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين، ۱/۲۳۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

١. القرآن الحكیم۔

٢. ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٤٤-٦٠٦ھ/١١٤٩-١٢١٠ء)۔ جامع الأصول في أحاديث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الحلوانی، مکتبۃ دار البیان۔

٣. ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (٥٤٤-٦٠٦ھ/١١٤٩-١٢١٠ء)۔ النهايه في غريب الحديث والأثر۔ قم، ایران: مؤسسہ مطبوعاتی اسماعیلیان، ١٣٦٤ھ۔

٤. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیھقی

(۳۸٤-٤٥٨ھ/۹۹٤-۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإيمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤-٤٥٨ھ/ ۹۹٤-۱۰٦٦ء)۔ **المدخل اِلی السنن الکبریٰ۔** کویت: دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱٤۰٤ھ۔

۸. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲٥-۸۹۲ء)۔ **العلل الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۹. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦۱-۷۲۸ھ/ ۱۲٦۳-۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاویٰ۔** قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۱۰. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦۱-۷۲۸ھ/ ۱۲٦۳-۱۳۲۸ء)۔ **منهاج السنة النبوية۔** مصر: مطبعہ امیریہ کبریٰ بولاق۔

۱۱. ابن جماعہ، محمد بن ابراہیم (٦۳۹-۷۳۳ھ)۔ **المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي۔** دمشق، شام: دار الفکر، ۱٤۰٦ھ۔

۱۲. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥۱۰-٥۷۹ھ/۱۱۱٦-۱۲۰۱ء)۔ **غریب الحدیث۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰٥ھ/۱۹۸٥ء۔

١٣. جوہری، اِسماعیل بن حماد (م۲۹۲ھ)۔ **الصحاح في اللغة۔** بیروت، لبنان: دار العلم للملایین، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

١٤. ابن ابی حاتم رازی، ابو محمد عبد الرحمٰن (٢٤٠-٣٢٧ھ/ ٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **الجرح والتعديل۔** بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی، ١٣٧١ھ/١٩٥٢ء۔

١٥. ابن ابی حاتم رازی، ابو محمد عبد الرحمٰن (٢٤٠-٣٢٧ھ/ ٨٥٤-٩٣٨ء)۔ **الجرح و التعديل۔** حیدر آباد دکن، بھارت: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ۔

١٦. حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/٩٣٣- ١٠١٤ء)۔ **المدخل إلى الإكليل۔** اسکندریہ، مصر: دار الدعوہ۔

١٧. حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین۔** مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

١٨. حاکم، ابو عبد الله محمد بن عبد الله بن محمد (٣٢١-٤٠٥ھ/ ٩٣٣-١٠١٤ء)۔ **معرفة علوم الحديث۔** المدینۃ المنورۃ، السعودیۃ: المکتبۃ العلمیۃ، الطبعۃ الثانیۃ، ١٣٩٧ھ/١٩٧٧ء۔

١٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤ھ/ ٨٨٤-٩٦٥ء)۔ **كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء**

والمتروكين۔بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

٢٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **نزهة النظر بشرح نخبة الفكر فى مصطلح حديث أهل الأثر**۔ قاہرہ، مصر: مكتبة التراث الاسلامى۔

٢١. ابن رجب الحنبلی، ابو الفرج زین الدین عبد الرحمان بن احمد (م ٧٩٥ھ)۔ **شرح علل الترمذى**۔ بیروت، لبنان: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء۔

٢٢. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوى وآداب السامع**۔ الرياض، المملكة العربية السعودية: مكتبة المعارف، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٢٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **شرف أصحاب الحديث**۔ انقرہ، ترکی: دار احیاء السنۃ النبویہ۔

٢٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ **الكفاية في علم الرواية**۔ المدینۃ المنورۃ، سعودی عرب: مکتبہ العلمیۃ۔

٢٥. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٢٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذھبی (٦٧٣-٧٤٨ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٢٧. رامہرمزی، ابو الحسن بن عبدالرحمٰن بن خلاد (م٣٦٠ھ)۔ **المحدث الفاصل بين الراوي والواعي**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ۔

٢٨. زبیدی، محبّ الدین ابو الفیض محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق مرتضیٰ حسینی حنفی (١١٤٥-١٢٠٥ھ/١٧٣٢-١٧٩١ء)۔ **تاج العروس من جواهر القاموس**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٩. زمخشری، ابو القاسم محمود بن عمر (٤٦٧-٥٣٨ھ)۔ **الفائق في غريب الحديث والأثر**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٣٠. سبکی، تاج الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦٨٣-٧٥٦ھ/١٢٨٤-١٣٥٥ء)۔ **طبقات الشافعية الكبرى**۔ ١٤١٣ھ۔

٣١. سخاوی، الشیخ شمس الدین محمد عبد الرحمٰن (م٩٠٢ھ)۔ **فتح المغيث شرح ألفية الحديث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٣٢. سمعانی، ابو سعید عبدالکریم بن محمد بن منصور التمیمی (م ٥٦٢ھ)۔ **أدب الإملاء والاستملاء۔** بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء

٣٣. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تدریب الراوي۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ

٣٤. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٣٥. صنعانی، محمد بن إسماعیل بن صلاح بن محمد الحسنی الکحلانی (م١١٨٢ھ)۔ **توضیح الأفکار لمعاني تنقیح الأنظار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٧ھ/١٩٩٧ء

٣٦. ابن الصلاح، ابو عمرو عثمان بن عبد الرحمٰن الشہر زوري (٥٧٧-٦٤٣ھ)۔ **علوم الحدیث المعروف بـ: مقدمة ابن الصلاح۔** بیروت، لبنان: دار الفکر المعاصر، ١٣٩٧ھ/١٩٧٧ء۔

٣٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٨. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٣٨. طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ دوحہ، قطر: دار الثقافہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٤٠. طیبی، حسین بن عبد اللہ بن محمد (م٧٤٣ھ)۔ **الخلاصة في أصول الحديث**۔ عالم الکتب، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٤١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٤٢. ابن عبد الهادی، ابو عبد اللہ، محمد (٧٠٥-٧٤٤ھ)۔ **الصارم المنكي في الرد على السبكي**۔ مکتبۃ النوعیۃ الإسلامیہ۔

٤٣. عراقی، ابو زرعہ احمد بن عبد الرحیم بن حسین بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن

ابی بکر الکردی الاصل (٧٦٢-٨٢٦ھ/١٣٦١-١٤٢٣ء)۔ **طرح التثریب في شرح التقریب**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر (المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

٤٥. عقیلی، ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی بن حماد بن المکی (م٣٢٢ھ)۔ **الضعفاء الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار المکتبۃ العلمیۃ، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

٤٦. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/١٣٦١-١٤٥١ء)۔ **عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری**۔ بیروت، لبنان: دار اِحیاء التراث العربی۔

٤٧. فیروز آبادی، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود (٧٢٩-٨١٧ھ/١٣٢٩-١٤١٤ء)۔ **القاموس المحیط**۔ بیروت، لبنان: المؤسسۃ العربیہ۔

٤٨. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦-٥٤٤ھ/ ١٠٨٣-١١٤٩ء)۔ **الإلماع إلى معرفة أصول الرواية وتقييد**

السماع۔ القاهره، مصر: دار التراث۔

۴۹. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۵۰. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۵۱. مروزی، ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

۵۲. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶-۲۶۱ھ/ ۸۲۱-۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۵۳. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **شرح شرح نخبة الفکر**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اِسلامیہ، ۱۳۹۷ھ۔

۵۴. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **شرح شرح نخبة الفکر**۔ بیروت، لبنان: شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم۔

۵۵. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین

(٩٥٢-١٠٣١ھ/١٥٤٥-١٦٢١ء)۔ **التوقيف على مهمات التعاريف**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر + دمشق، شام: دار الفکر المعاصر، ١٤١٠ھ۔

٥٦. ابو منصور الأزہری، محمد بن احمد (٢٨٢-٣٧٠ھ)۔ **تهذيب اللغة**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ٢٠٠١ء۔

٥٧. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقه أفریقی (٦٣٠-٧١١ھ/١٢٣٢-١٣١١ء)۔ **لسان العرب**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

٥٨. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٥٩. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔